یکاد البرق یخطف ابصارھم

قریب ہی کہ بجلی اچک لیجائے انکی آنکھین

برق آسمانی

بر فیصلہ

ابو احمد رحمانی

رسالہ ہذا مین رسالہ فیصلہ آسمانی مؤلفہ ابو احمد رحمانی کی اصل باتون کا مسکت جواب ہو۔ ابتدائے مولف کے خرمن (تائیدی اشتہارات جو کہ مولف کی چالاکیون پر پردہ ڈالنے کیلئے شائع کئے گئے ہین) پر سچائی کی بجلی گرائی گئی ہے اسکے بعد مولف کے خود ساختہ فیصلہ کو خاکستر کرکے دکھایا گیا ہے۔ حق کی پڑتال کیلئے رسالہ ہذا (برق آسمانی) کا پڑھنا ضروری ہے۔ اور بغیر تحقیق راستی کی مخالفت کرنا یا دنیا کے فائدہ کے لئے دانستہ پبلک کو دھوکا دینا خسران مبین ہے۔ اولئک الذین اشتروا الضللة بالھدی فما ربحت تجارتھم وما کانوا مھتدین

تالیف لطیف جناب حکیم مولوی خلیل احمد صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر

حسب فرمائش مولوی سید ارادت حسین صاحب احمدی رئیس

اورین سابق مرید جناب مولینا محمد علی صاحب کانپوری ثم مونگیری انجمن احمدیہ نے

مطبع اڈورڈ پریس مونگیر مین چھپوا کر شائع کیا

۱۹۱۳ء

ملنے کا پتہ۔ سید محمد عبد الغفار احمدی تاجر کتب بڑا بازار۔ مونگیر

کتبہ فریاد۔ بادی

ان حضرات کی خدمت بابرکت مین جو کہ عقل و انصاف اور خداترسی سے کام لیتے ہین - اور بیجا تعصب ناحق عداوت اور کلاہٹ کی صفت سی پاک وصاف ہین - اور جوش مخالفت مین تکبر اور نخوت کو عبادت نہ سمجھ بیٹھے ہین - بصد ادب گذارش ہی کہ رسالہ ہذا (برق آسمانی) کو محققانہ و منصفانہ نظر سے ٹھنڈے دل کے ساتھ از اول تا آخر مطالعہ فرما کر کوئی نتیجہ نکالین بلکہ ابواحمد کے فیصلہ اور اسکے لوازمات (تائیدی اشتہارات) کو بھی بالمقابل رکھ لیجئے تو آپکو نہایت صفائی سے ظاہر ہو جائیگا - (ہان جسطرح اُنکی یونان و بلقان وغیرہ کی بدزبانی ظاہر ہو گئی ہی) کہ ہمارے مخالفین نے سچائی پر پردہ ڈالنے کے لئے ہر ایک مکروہ اور ناجائز طریقہ کو برتا ہی - اور اصل مقصد سے الگ ہو کر صرف دشنام دہی اور مغالطہ سازی کو صداقت کا معیار قرار دیا ہی - مین اُن رسائل یا اشتہارات کیطرف یا اُن بدزبانیون اور بےادبیون کیطرف جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا انکے بلافصل خلیفہ امیر المومنین سیدی و مولائی حضرت نورالدین ایدہ اللہ بنصرہ کی شان پاک مین استعمال کی گئی ہین ہرگز توجہ نہ کرتا کیونکہ مجرمون اور خطاکارونکی دشنام دہی اور بڑبڑاہٹ عدل و حکم (جج) کے صداقت کی کرسی کو ذرا بھی متزلزل نہین کر سکتی ہی - مگر اس خیال سے عوام کو ایسے حق پوش ناحق کوش کے تلبیس اور کتمان حق سے دہوکا نہ لگ جاوے اور ارباب الجبہ کے دامون کی مسموم ہوا عوام کو ہلاک نہ کرواوے اماطۃ الاذی عن الطریق پر عمل کیا ہی - دربھنگی میان انصاف کے دروغ نامہ کے ذریعہ یہ ظاہر کیا گیا ہی کہ اگر مولف کا ایک جہوٹ بھی ثابت کرو تو ایکہزار سے زائد انعام دینگے انکی خواہش کو پوری کرنے کیلئے بالفعل مولف کے چند جہوٹ مین نے رسالہ ہذا مین دکہائی ہین - ابواحمد صاحب کی کذب بیانیونکو دیکھکر ہر ایک شخص جسکے سینہ مین انصاف و عدل اور دلمین سچائی اور خوف خدا ہو گا ضرور بول اٹھیگا کہ ابواحمد صاحب نے اپنے رسالہ مین جہوٹ دہوکا فریب اور جعل وغیرہ کو کام فرمایا ہی - اب اگر مشتہر جناب انعام موعود کے دینے سی انکار کرین تو ہم امید کرتے ہین کہ منصف مزاج ناظرین ہماری اس اپیل پر ضرور توجہ فرمائینگے - والسلام -

خاکسار
خلیل احمد (احمدی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برق آسمانی

بر خرمن مولف

فیصلہ آسمانی

اب آگیا ہے وقت ہزیمت جناب کا
طوطا اڑیگا عقل فضیلت مآب کا

اُتریگا وہ غرور کا جن جو سوار ہے
یکلخت نشہ ہوگا ہرن اب جناب کا

مدت سے تھی جو آپکے رخ پر پڑی ہوئی
گوشہ اٹھنے ہی کو ہے اب اس نقاب کا

ازاحمدی

میرے معزز اور تعلیم یافتہ ناظرین سے یہ مقولہ پوشیدہ نہیں کہ "خشت اول چون نہد معمار کج؎ تا ثریا میرود دیوار کج" ٹھیک اسی مقولہ کے ماتحت گم شدہ مؤلف ابواحمد رحمانی نے

؎ چونکہ صاعقہ ربانی۔ عتاب ربانی۔ تکذیب قادیانی۔ قہر ربانی وغیرہ اشتہاروں کا مضمون تقریباً ایک ہی ہے ہاں دشنام دہی اور بدزبانی کے الفاظ الگ الگ ہیں اسلئے حتی الوسع گالیوں کے الفاظ کو چھوڑ کر میں نے ہر ایک کا جواب اسی رسالہ میں دیدیا ہے۔ ضمناً میر جو ہر علیصاحب صندلپوری کی دروغ بیانی کا بھی جواب ہے۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ ہمارے مخالفین کے مذکورہ بالا اشتہاروں کو سامنے رکھکر ہر ایک امر کو منصفانہ نظر سے مطالعہ فرمائیں اور واضح ہو کہ علاوہ جواب کے جو کچھ ہمنے لکھا ہے وہ صدائے بازگشت ہے ع ہاں یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے۔ ۱۲

دانی کے کرشمی سے فریب کا ایک قلعہ بنایا اور اپنے ہوا خواہ کے نام سے صرف عوام اور جہلا کو دہوکا
دینے کے لئے ایک انعامی اشتہار نکالا اور بودے شرطون کا اس پر پشتہ دلوایا۔ ہمارے
اشتہار نشان آسمانی نے جب مولف کو بے نام و نشان کر دکھایا اسکی بنیاد کو ہلا ڈالا اور شرطون
کی خامی پر توجہ دلائی تو "جیو اینڈ گو"[سلہ] کو اسپر ضد اور ہٹ ہوگئی اور اوسکی اکہڑی ہوئی بنیاد کے
اینٹ پتھر کو جوڑ توڑ کر دکہانے لگے۔ کہ دیکھو ہماری بنیاد کا تودہ ہنوز علی حالہ قائم ہے۔ نشان آسمانی
سے ہمارا کیا نقصان ہوا۔ مگر ناظرین۔ اب آپ جلد دیکھ لینگے کہ "برق آسمانی" اون کے خرمن
امید کو کسطرح خاکستر بناکر ہباءً منثورا کر دیتی ہے۔ آپ تہوڑی سی تکلیف گوارا فرماکر جانبین کے
رسالون اور اشتہارون کو بغور اور غیر جانبدارانہ نظر سے مطالعہ فرمادین۔

سچ تو یہ ہے کہ اشتہار نشان آسمانی نے فیصلہ آسمانی اور اسکے شرائط کا خاتمہ ہی کر دیا
اور مشتہر نے آجتک نہ اوس نیک طبع احمدی کا نام (جس نے بقول اونکے فیصلہ آسمانی کو
وقعت کی نظر سے دیکھا) شائع کیا اور نہ گم شدہ مولف کا حلیہ ہی بتایا۔ اب کسی وہابی کے
چیلہ کا نشان آسمانی پر آنا کانی یا کسی ورہنگی یا علاق مونگیری یا عظیم آبادی کی کج بحثی
ایسی ہی ہے جیسے مدعی سست اور گواہ چست کی کہانی۔

ایک نامعلوم الکیفیت اور مجہول الکنیت شخص کا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت
مین اگلے مکذبین اور نکتہ چین کا پس خوردہ کہاکر اور ایڑی چوٹی تک کا زور لگاکر ایک رسالہ لکہنا
اور خود روپوش ہوجانا تعجب اور راز سے خالی نہین۔ بعض لوگون کا بیان ہے کہ ان اشتہار بازون
کی گرم بازاری مین بہی اسی شعلہ رو کی چنگاری ہے جب ہی تو اوس نے تیسری شرط بالکل اپنے

سلہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مکذبین خصوصاً مولف فیصلہ آسمانی اور اسکے حاشیہ نشین چونکہ ثناء اللہ ابن حزر جیو
کی سخت کلامی کے سنگ ریزے چبنے والے ہین۔ اسلئے مین نے جواب مین آسانی پیدا کرنے کی غرض سے بجائے
ہر ایک کو مخاطب کرنے کے "جیو اینڈ گو" جیسے جامع اور مختصر لفظ کو انتخاب کیا ہے۔ ہمارے مخالفین اسکے
برے معنی نہ لین اور یہ اصطلاح مین صرف اسی وقت تک قائم رکہونگا جب تک کہ مجکو اور ہماری جماعت
کو ہمارے اصلی خطاب "احمدی" اور "جماعت احمدیہ" کے سوا اور کسی برے خطاب سے مخاطب نہ کیا
جاوے ۱۲

فیصلہ اور اختیار کی رکھدی ہے - کیونکہ ابراہیم حسین خان یا فریدالحسن صاحب ہین اتنی بھی تو لیاقت نہین کہ شائع شدہ اشتہارون یا رسالون کو صحیح طور سے پڑھ سکین - کیا جناب مولوی محمد علی صاحب کانپوری ثم مونگیری یا عالی جناب مولوی حاجی محمد عمر صاحب - ابراہیم حسین خان صاحب یا فریدالحسن صاحب سے اپنے اور دو چار معززین شہر کے سامنے پڑھوا کر انکا حلفیہ بیان لیکر شائع کر سکتے ہین - کہ ان دونون نے ہمارے سامنے شائع شدہ اشتہارون اور رسالون کو صحیح صحیح پڑھا اور مطلب سمجھا دیا اور حلفیہ بیان کیا کہ جو مضمون کہ ہمارے نام سے شائع ہوتا ہے وہ ہمارا ہی لکھا ہوا ہوتا ہے - کوئی دوسرا روپوش مولوی ہمارے نام سے شائع نہیں کرتا - بہرکیف مشتہر نے جن ناجائز شرطون کے ساتھ مجیب کو مقید کرنا چاہا ہے وہ یہ ہین -

پہلی شرط یہ کہ رسالہ کی اصل باتون کا جواب ہو **جسکی تشریح مین کرونگا**

دوسری شرط یہ کہ حکیم نورالدین صاحب خود جواب دین یا کوئی دوسرا جواب دے - مگر حکیم صاحب اسپر لکھدین کہ جو کچھ اسمین لکھا ہے وہ صحیح ہے اور فیصلہ آسمانی کا پورا جواب ہے -

تیسری شرط یہ کہ حضرت مولف (وہی مولف جسکا پتہ نہین؟) فیصلہ آسمانی اسے دیکھکر مختصر ریمارک کردین -

چوتھی شرط یہ کہ طرفین سے تین یا پانچ حکم (سرپنچ) مقرر کیے جائین وہ ان تینون تحریرون کو دیکھکر فیصلہ کردین کہ یہ ٹھیک ہے -

ناظرین دربھنگی مشتہر کی تمام لغویات کا جواب دینا میرا فرض نہین تھا بلکہ میرا فرض یہ تھا کہ اوسکے شرائط کے حسن و قبح پر نظر کرکے بعد طے پانے شرائط رسالہ مذکور کا جواب دون رسالہ مذکور کے جواب ہی مین انکے سارے اعتراضات کا (جو کہ رسالہ مذکور کا ہی انتخاب ہے) جواب آجانا لازمی ہے اسلیئے مین نے ان لغویات کیطرف توجہ نہ کی - اور ہرگز کسی عقلمند انسان کا کام نہیں کہ اصل مدعا سے الگ ہوکر غلط مبحث کرے - اسی غرض سے مین نے دربھنگی مشتہر صاحب کو لکھا کہ اصل باتون کی تشریح جبکہ آپکے اختیار مین ہے تو آپکو چاہئے تھا کہ پہلے اصل باتون کی تشریح

شائع کرتے - پھر انعامی اشتہار دیتے اور استدعا کی کہ پندرہ روز کے اندر اصل باتوں کی تشریح شائع کیجئے - تقریباً تین ماہ کے عرصہ کے بعد ایک اشتہار شائع کیا گیا جسپر فریب دہی کی غرض سے کوئی تاریخ نہیں لکھی گئی ۔ لیکن افسوس کہ اسکے راقم نے اپنی غلط عبارت کی ایسی توجیہ کی جسپر ایک بچہ بھی مدعی علم و فضل کی اردو دانی پر تعجب کرے گا (جسکا ذکر آئندہ آئیگا) - اور دوسری شرط کو بے معنی کر لاحاصل قرار دیا کہ یہ ایک تحکم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ ہی اسپر لکھدین جبکہ خود ابو احمد رحمانی مولف فیصلہ آسمانی نے رسالہ مذکور کے ٹائٹل پیج اور صفحہ ۱۵، ۲۳، ۴۲ ، ۶۰ پر ہر ایک احمدی کو مخاطب کر کے اونسے جواب چاہا ہے تو پھر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ سے بموجب شرط نمبر ۲ لکھانے کی مجیب کو ضرورت نہیں اگر ضرورت تھی اور ہے تو مولف کا بار بار ہماری جماعت احمدیہ کو جواب کے لئے مخاطب کرنا سخت غلطی اور حماقت ہے - اور نہ کسی احمدی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اپنے امام اور اپنے امیر کو کسی بات کیلئے مجبور کرے اگر اپنی خواہش سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام خود کچھ لکھدین تو مجیب کی خوش قسمتی اور نیز برکت کا موجب ہے تیسری شرط مین مشتہر کی بزدلی اور کمزوری ظاہر ہوتی ہے - یہ ممکن ہی نہین کہ جس شخص کی علمی پردہ دری ہو اور دلائل و براہین خصوصاً حجت معقولی سے جسکی عریانی دکہادی جائے وہ اپنے حریف کی کتاب پر اچھا ریمارک لکھے - اگر کہا جاے جیسا کہ انکا بیان ہے کہ مختصر ریمارک سے مطلب جواب الجواب ہے (اگر کسی ڈکشنری مین مختصر ریمارک کے معنی جواب الجواب ہو) تو بھی یہ صریح بے انصافی ہے کہ مجیب کو جو کہ مولف کا مدمقابل اور خصم ہے اسکے جواب الجواب کے جواب دینے کا موقعہ ندیا جائے اور ایک کی دو دو تحریرین اور ایک کی صرف ایک ہی تحریر ججون کے سامنے پیش ہو - اسلئے مجیب کو مولف کا لامقابل نہ سمجھکر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو مولف کا مدمقابل سمجھنا خطرناک غلطی اور ناقابل معافی جرأت ہے - ناظرین اگر اب بھی آپکی سمجھ مین یہ باتین نہ آئی ہون تو للہ آپ پھر اسپر نظر ثانی کرین اور ہمارے اشتہار نشان آسمانی کو بھی سامنے رکھین -

مجھپر الزام لگایا گیا ہے کہ مین نے مولف کی توہین کی ہے حالانکہ بجز حقیقت الامر کے ایک

لفظ بھی بدزبانی یا توہین کا مین نے استعمال نہین کیا۔ یہ لکھنا کہ " دربھنگی مشتہر صاحب نے اسکا بھی اشتہار کیون نہین دیدیا کہ اگر کوئی شخص مولف فیصلہ آسمانی کو ڈھونڈ نکالے اور پکڑ پائے تو ایک لاکھ روپیہ انعام لیجاے۔ پھر تو مفت مین انکی شہرت ہوجاتی کہ کیسا خفیہ اور سینہ بسینہ کا راز ہے۔ کہ ایک لاکھ روپیکا انعام شائع کرنے پر بھی کوئی احمدی انعام نہ لے سکا صرف کتاب ہی لاجواب نہین بلکہ اسکا مولف بھی لاجواب و نایاب ہے" کیا توہین مین داخل ہے؟ مین تو نہین سمجھ سکتا کہ نشان آسمانی کو کوئی منصف مزاج النسان دیکھکر توہین یا بدزبانی کا الزام لگائیگا۔ بیشک زید و بکر کی مثال دیکر منصف مزاج انسان کی سمجھنے کے لئے شرائط مذکور پر ضرور روشنی ڈالی ہے قبل طے پانے شرائط کے زید کی بدلگامی اور دروغ بیانی کا ثبوت دینا میرا فرض نہین۔ اور پھر بھی مین کہتا ہون کہ اگر مین گم شدہ اور لاپتہ مولف کو کوئی غیرت دہ لفظ لکھون تاکہ وہ اس علمی دنگل مین تشریف لائین تو بھی مین مورد طعن نہین ہوسکتا کیونکہ صحیح معنی مین مولف کا تشخص اور ہیولی ابھی قائم ہی نہین ہوا ہے۔ مین نے اور ہمارے دوستون نے غیراحمدیون کی خوشامدین کین تمناؤن کا اظہار کیا کہ اس پردہ نشین مولف کا ٹھکانہ بتائین لیکن سب بے سود ثابت ہوا۔ بعض لوگونکے کہنے پر ہمارے مخدوم مکرم عالیجناب حضرت مولینا مولوی ابوالمجد محمد عبدالماجد صاحب بھاگلپوری مدظلہ نے جناب مولوی محمد علی صاحب کانپوری ثم مونگیری کو متواتر چھ قطعہ خط لکھے کہ مولنا بعض لوگ آپ ہی کا نام بتاتے ہین اور فیصلہ آسمانی کی تالیف کو آپ ہی کی طرف منسوب کرتے ہین اگر واقعی ابواحمد رحمانی آپ ہی کی کنیت شریف ہے تو پھر چھپانے کی کوئی وجہ نہین فرمائیے۔ اور اگر آپکے علم مین کوئی دوسرا مولوی ہے تو آپ سے مودبانہ درخواست ہے کہ اس کو بھی ظاہر کر دیجئے۔ یا لکھدیجئے کہ مجکو اسکا علم نہین۔ مولنا ممدوح الصدر نے تقریباً ہر ایک خط کا جواب دیا۔ کسی مین نرمی کسی مین گرمی دکھائی (اپنے وقت پر جب وہ خطوط شائع ہونگے تو ناظرین کو لطف آئیگا۔) لیکن پتہ کی ایک بھی نہ کہی اور آخر مین غصہ ہو کر لکھدیا کہ "مین معذور ہون" (صدق مونگیری شیخ پھولی اور دربھنگی و عظیم آبادی صاحبان دلمین خوب سوچین اور مکرر سہ کرر سوچین کیونکہ مولنا کیطرف جھوٹ منسوب کرنا بے ادبی مین داخل ہے۔) کسی کتاب کے مولف کا پورا نام اور پتہ ظاہر

کرنے مین معذوری کیسی؟ کچھ تو کالا کالا ضرور ہے۔

آہ کیا مکر۔ فریب۔ دہوکا۔ جعل۔ تنگ حوصلگی کی کچھہ اور بھی تعریف ہے۔ کیا اخلاقی جرم اسکا نام نہین۔ مولوی مجدد کہلا کر تقدس اور بزرگی کے جامہ مین رہکر مولف کا اپنے کو چھپانا سخت افسوسناک ہی۔ دنیا مین سب سے زیادہ خطرناک وہ شخص یا وہ سوسائٹی ہے جو مذہب کی آڑ مین خفیہ کارروائی کرے۔

ناظرین آخر وجہ کیا ہے کہ یہ لوگ مولف کا پورا نام اور پتہ ظاہر کرنا نہین چاہتے ہین۔ "کچھ تو ہی جسکی پردہ داری ہے" اگر اللہ تعالی کی نصرت شامل حال رہی تو مین مولف کا گوشہ نقاب اولٹ کر ہی رہونگا۔ "مجھسے چھپے رہینگے وہ ایسے کہان کے ہین"۔ ممکن ہے کہ بعض لوگ یہ کہدین کہ مولف کی پردہ دری کے پیچھے کیون پڑ گئے ہو۔ انکی باتون کا جواب دو خاص انسے کیا کام ہے۔ ایسے لوگون کو مین یہی کہونگا کہ آخر وہ پردہ نشین کیون ہو گئے ہین؟ اگر ایسے ہی انکو علمی رزمگاہ مین آتے ہوئے شرم وحیا مانع تھی تو غیر محرم پر ناجائز آوازہ کسنے کی کیا ضرورت تھی۔ تراچہ گفت کہ

اے نازنین زیر پردہ برآ زغمزہ بصف مردان شیر افگن زن۔ **اولاً** تو جبتک شرط نمبر ۳ ہے مجکو انکی ضرورت اور تلاش ہے۔ **ثانیاً** جواب دینے کا ایک طرز یہ بھی ہے کہ سائل کے قول اور کے مسلمہ عقائد اور اسکے خیالات سے ہی اسکو ملزم کیا جائے اور یہ ہو نہین سکتا جب تک اوسکی حقیقت معلوم ہو۔ کہ سائل کس عقیدہ اور مذہب کا انسان ہے آیا وہ مسلمان ہی یا دہریہ۔ اگر وہ صاحب تالیف وتصنیف ہے تو اوربھی احقاق حق کا ذریعہ نہایت آسانی سے نکل آیگا **ثالثاً** یہ کہ مولف فیصلہ آسمانی نے اپنے رسالہ مین خود ہی احمدیون مخاطب کرکے جواب چاہا ہے۔ بلحاظ وجوہات صدر ناظرین خود انصاف فرماوین کہ مولف کے پتہ کی ضرورت ہی یا نہین؟

حقیقت مین ناظرین۔ خرد جیوئی کمپنی کے اشتہارون کے جواب دینے کی مجکو چندان ضرورت نہ تھی کیونکہ ہمارا اشتہار نشان آسمانی اوسکی ژولیدہ بیانی ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن اس خیال سے کہ عوام کو اسکی کذب بیانیون اور مغالطہ سازیون سے دھوکا نہ لگ جائے۔ مختصر جواب

درج ذیل ہے -

نمبر ۱ ایک وہابی کے ساختہ پرداختہ کا بیان ہے کہ شرائط نے مرزائیون کو جواب دینا مشکل تر کر دیا - دربھنگی مشتہر صاحب دیکھا آپکے حمائتی نے بھی اس بات کو تاڑ لیا کہ شرائط مشکل ترین ہین - کیون مشکل تر اور ناممکن العمل نہون جبکہ رسالہ مذکور کی اصل باتون کی تشریح جواب دینے پر بھی آپ ہی کے اختیار مین ہو - مولف لاپتہ ہو - اور اپنے مطلب کا ریمارک لکھنا آپکے قبضہ قدرت مین ہو - اور لطف تو یہ کہ پھر بھی وہابی جرگے کہے جاتے ہین کہ "جواب دو اور انعام لو" - آہوز تو آموختہ ہنگام رمیدن + رم کردن و برگشتن و گردیدن و دیدن -

نمبر ۲ یہ لکھنا کہ یہ عادت مرزا صاحب عہ ہی کی تھی کہ اپنے مخالف مشاہیر علما اور مشائخ کی اسمائے گرامی اپنی کتابون مین لکھکر انکو مخاطب بنائین مگر سب کے پاس کتاب نہین بھیجین جناب شاہ بدرالحسن صاحب سجادہ نشین پھلواری اور مولنا محمد علی صاحب سابق ناظم ندوہ کا بیان ہے کہ مرزا صاحب نے کتاب انجام آتھم نہین بھیجی -

پھولوی مولوی کا یہ بیان قابل وثوق نہین کیونکہ اس کا شجرۂ مذہب اس شخص سے جا کر ملتا ہے جسکا بیان ہے کہ جھوٹ بول کر انسان متقی رہ سکتا ہے - ثبوت کیلئے دیکھو اہلحدیث ۲ دسمبر ۱۹۱۱ء ۶ - جناب مولوی محمد علی صاحب سابق ناظم ندوہ کو شکایت کرنیکا حق ہی کونسا ہے جن مشاہیر علما اور مشائخ کے نامون کی فہرست کتاب انجام آتھم مین دی گئی ہے اسمین مولوی محمد علی صاحب سابق ناظم ندوہ کا نام ہی نہین ہے - اب یا تو پھولوی مولوی جھوٹا اور لاغی ہے یا جناب مولوی محمد علی صاحب سابق ناظم ندوہ کی مان نہ مان مین تیرا مہمان والی حالت ہے - مگر یہ بات جناب مولوی محمد علی صاحب کی شان سے بعید معلوم ہوتی ہے - یقینی یہ بدیہی جھوٹ پھولوی بے حیا کی تصنیف ہے - اسی سے قیاس ہوتا ہے کہ جناب شاہ بدرالحسن صاحب سجادہ نشین پھلواری نے بھی پھولوی مولوی سے ہرگز نہ کہا ہوگا کہ مجکو کتاب انجام آتھم نہ ملی ضرور یہ پھولوی

کا دجل اور فریب ہے - ہان جناب شاہ بدر الحسن صاحب سجادہ نشین پہلواری کتاب انجام اتھم کے
نہ ملنے کا اشتہار بذات خود شائع کرین اسوقت مین انکو جواب دونگا - یہ مین نے ہرگز نہین لکہا کہ
مجکو اشتہار یا رسالے ملتے ہی نہین بلکہ مین نے یہ لکہا ہے اور بہت سچ لکہا ہے کہ دقت سے ملتے ہین
بلکہ بعض وقت قیمت دینے پر بہی نہین ملتے ہین - مین پہر کہتا ہون کہ بعض پرچے ایسے بہی ہین
جسکو جماعت احمدیہ سے تعلق ہے وہ نہایت خفیہ طریقہ سے غیر احمدیون مین شائع ہوئے ہین
جسکا کافی اور وافی ثبوت میرے پاس ہے خدا نے چاہا تو کسی خاص موقع پر مین اسکو ظاہر کرونگا
یہ لکہنا کہ کلکتہ - بنارس - یا حیدرآباد وغیرہ مین اشتہارات خوب بٹے اور تقسیم ہوئے - یہ تو میرے
لکہنے کا اور بہی ثبوت ہے کہ بالا بالا خموشی کے ساتہہ بدگمانی پہیلائی جاتی ہے - باوجود ہیچ دپیچ باتین
بنانے کے "جیوا اینڈ کو" کا کوئی ممبر یہ ثابت نہ کرسکا کہ مین نے تمکو رسالہ فیصلہ آسمانی دیا ہے
انکے آپس کی اختلاف بیانی ہی جوکہ انکے اشتہار و نمبر ہ سے انکی تکذیب کر رہی ہے "فلان نے
فلان کو دیا اور فلان سے آپکو ملگیا ہوگا" کے لکہنے سے کسقدر مشتہر کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے بقول
دربہنگی مشتہر اگر مان بہی لیا جائے کہ "سعید الحسن مختار یا شمسو میان" کو کسی ذریعہ سے مل بہی گیا ہو تو
کچہہ ضرور نہین کہ مجکو بہی مل جائے - ہمارے غیر احمدی احباب خوب جانتے ہین کہ عرصہ سے مونگیر مین
انجمن احمدیہ (جوکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی شاخ ہے) بفضلہ تعالی قائم ہے جسکا مین خادم (سکرٹری)
ہون اگر ہمارے مخالفین کو احقاق حق منظور ہوتا تو بغیر طلب ہمارے پاس جو پرچہ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے
خلاف شائع کرتے بہیجا کرتے جیسا کہ نشان آسمانی کے شائع ہونے کے بعد اب بہیجا کرتے ہین
جسکا مین مشکور ہون -

نمبر ۴ معزز ناظرین اب آپ ملاحظہ فرمادین کہ حزب جیوئی سماج نے ہماری مضبوط گرفت
پر کیسا گہبرا کر پیچ و تاب کہانا اور غصہ مین کیطرح منہ سے جہاگ نکالنا شروع کردیا ہے جسکا
اندازہ اوسکے اشتہارات ہی سے ہوتا ہے - اور اپنے "حکیم" ہی اسنے اندہا - مجنون - سرسامی
کہدیا - لائق اور دانا طبیب کا شیوہ نہین کہ مریض کی دشنام دہی اور بحرانی بڑبڑاہٹ پر رنجش کا
اظہار کرے - نادان مریض تو اچہے کو برا - دوست کو دشمن اور شیرین کو تلخ سمجہتا ہی ہے - تلخ

دوا دلکا گھونٹ حلق سے اوتارنے مین مچلنا۔ ہاتھ پاؤن مارنا انکا کام ہی ہے۔ لیکن اس [illegible] کی
حالت تو اور بھی عبرتناک اور حسرتناک ہے جس نے اپنے مسیحا ہی کو اپنا دشمن سمجھا۔ یہانتک کہ [illegible]
کیا لیکن روحانی طبیب مسیح موعود علیہ السلام سے اپنے روحانی روگ کا علاج نہین کرایا۔

نمبر ۵ دربھنگی مشتہر کا یہ لکھنا کہ پہلی شرط یہ کہ اصل باتون کا جواب ہونا چاہئے جسکی
تشریح مین کردونگا۔ معمولی نوشت وخواند کا آدمی سمجھ سکتا ہے کہ دوسرا جملہ صاف بتارہا ہے کہ
جواب طلب باتین اسی اشتہار مین ہین۔ سبحان اللہ کیا آپ کی نوشت وخواند ہے اور کیا آپکا
جملہ ہے (نہین چلمہ ہے) دربھنگی میان صاحب کیا مذکورہ بالا جملہ صاف بتارہا ہے کہ جواب طلب
باتین اسی اشتہار مین ہین۔ کیون حیا کا لگاؤ جی کو کہین + بے حیا باش وہرچہ خواہی کن۔

شیخ ہولی نے بھی شیخ شوخ میانجی نذیر حسین اپنے روحانی باپ اعظم کی پیروی کرکے
مجکو بے طرح صلواتین سنائی ہین اور ہماری گرفت پر جھنجھلا کر اور مجکو اردو سے بھی جاہل ونا آشنا
بتاکر لکھا ہے کہ زیر خط کی عبارت اصلی باتون کی تشریح ہے۔ دسوین سطر سے آخر تک کی عبارت
اصل باتون کی تشریح ہے اس جواب کے برحق ہونے پر "جیوا اینڈ کو" کو اسقدر وثوق اور ناز ہے کہ
اسکا ایک ممبر غصہ اور جلال مین آکر اپنے اشتہار مین اسوجہ سے اردو زبان پر اظہار نفرین کرتا ہے کہ
اس زبان مین مجکو برا کہنے کے لئے کافی الفاظ نہین یا بہ الفاظ دیگر دشنام دہی کی مکمل ڈکشنری
نہین۔ مین صلاح دیتا ہون کہ بالفعل وہ اہلحدیث کا کورس یاد کرے جسمین الف سے لیکر یا تک
کی ساری گالیان جسقدر کہ اسکے آتھرے ہوسکین جماعت احمدیہ اور اسکے مقدس امام کی
شان پاک مین استعمال کی ہین یہ کورس اسکو ابن خرجیو ہی کے بک ڈپو مین ملیگا۔

اے نجدیو! ضد۔ ہٹ۔ تعصب۔ بدزبانی سے کیا تم حق بات کو بھی چھپادوگے تمہارے
فیصلہ آسمانی کے راقم نے شرائط مذکورہ کے لکھنے مین ایسی ابھری ہوئی غلطی کی ہے یا دانستہ
چالبازی ہے جسکو تم کسیطرح مٹا نہین سکتے اور اس پر پردہ ڈال نہین سکتے! اب مشتہر کی

جہان گودو دیا اوسکے راقم لوگو سو! سنو! فیصلہ آسمانی کی عبارت یہ ہو کہ رسالہ کی ان اصل باتونکا جواب ہو جسکی تشریح مین کرونگا" کیا یہ جملہ زمانہ آئندہ پر دلالت نہین کرتا؟ اگر دسوین سطر سے آخر تک کی عبارت شرط نمبر اول کی تشریح ہو تو "اعلیٰ نوشت وخواند" کے معنی کو اسطرح لکھنا چاہئیے تھا کہ "رسالہ کی اصل باتون کا جواب ہو جسکی تشریح مین نے ذیل مین زیر خط کردی ہے" یا "ذیل مین کرونگا"

بولو! میان جی کے چیلو! اشتہار مذکور مجکو کسی اردو دان سے پڑہنا چاہئیے یا تمکو اشتہار مذکور کے سمجھنے مین "ہم اندہے - مجنون - سرسامی ہو گئے تھے اور نادانی وجہالت کا ثبوت دیا" یا علم وفضل کے مدعی صاحب فیصلہ آسمانی نے؟ مین تو یہی کہونگا کہ یہ غلطی نہین ہے - بلکہ مشتہر کا دانستہ فریب ہے - دربھنگی صاحب مجکو لکھتے ہین کہ مین "لفظی اور ذاتی بحثون مین مشتاق ہون" تو کیا مین نفس بحث سے الگ ہو کر خلط مبحث کرون تو آپ خوش ہونگے - یا کسی کی لفظی اور معنوی غلطیان نہ دکھاؤن تو مجھسے راضی رہینگے؟ آپنے تو اسی غرض سے ایسی عبارت لکھدی تھی کہ وقت پر کہدین کہ اصل باتون کا جواب نہین ہوا اور شور وغل مچا کر اصلی جواب پر پردہ ڈال دین تاکہ مولف فیصلہ آسمانی کا سربستہ راز کھلنے نہ پائے چنانچہ اس فریب کی پیش بندی کا اقرار خود آپنے اپنے[1] دروغ نامہ مطبوعہ الپنج اخبار پریس کے صفحہ ۳۲ سطر آخر مین کر لیا ہے کہ "اسی فریب کی پیش بندی کے واسطے پہلی شرط لگائی ہے" ناظرین دیکھا آپنے فریبانہ شرط کا اقرار - جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے -

نمبر ۶ تیسری شرط کا مطلب سمجھنے مین بقول دربھنگی صاحب ہمنے "اپنی نادانی نافہمی اور جہل مرکب ہونے کا ثبوت دیا ہے" "خاک نہین سمجھا ہے" "خامہ فرسائی کی ہے" "گول گول الفاظ ڈہالے ہین" یا مولف فیصلہ آسمانی کے ہوا خواہون نے چکنی چپڑی باتین بنا کر پردہ نشین مولف کے چہرہ پر ایک اور نقاب آئل کلاتھ کی بھی ڈالنے کی کوشش کی ہے تاکہ آپ خجالت کا اثر بھی محسوس نہو - ہماری گرفت سے عاجز آکر ہمارے مخالفین کیسی بہکی بہکی باتین

[1] دروغ قادیانی منتخب از نشان آسمانی ۱۲

کرتے ہین - ہمارے لکھنے پر کہ لاپتہ مولف کو کہان ڈھونڈہون - کسطرح انسے ریمارک لکھاؤن اور کیون انکی خوشامدین کرتا پھرون - جواب دیا جاتا ہے کہ "ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ جبکہ انعامی اشتہار کے مشتہر نے اپنا نام اور پورا پتہ لکھدیا ہے تو مرزائی مجیب کو اپنے جواب پر ریمارک لکہانے کے لیئے علامہ (وہی علامہ جسکا بیان ہے کہ قرآن مین عقولی حجتین نہین) مولف کی جستجو کی ضرورت نہین مجیب مشتہر کے پاس جواب بھیجدے مشتہر مولف سے ریمارک کرا دیگا" ماشاءاللہ کیسی دانائی کی باتین ہین یا مکروفریب کی گھاتین ؟ اگر علامہ مولف کے جستجو کی تجکو ضرورت نہین تو چالبازی اور دہوکادہی کے شرط کی بالمقابل ہمارے کیا ضرورت تہی - "الحیاء شعبة من الایمان" جب آپ خود ہی مولف فیصلہ آسمانی سے مختصر ریمارک لکہا کرلا دینگے تو اس شرط کو انعام کے ساتھ مشروط کرنے کی کیا ضرورت تہی - یہ شرط تو روپوش ابواحمد رحمانی مولف فیصلہ آسمانی سے کرنی تہی نہ کہ اسکے حریف سے - اور پھر اس بات کا ہی ثبوت کیا ہے کہ وہ مولف فیصلہ آسمانی ہی سے مختصر ریمارک لکہا کرلا ئینگے - ممکن ہے کہ کسی اور سے لکہا کرلائین جبکہ حزبجیوئی مشن کا مذہب ہی یہ ہے کہ "جھوٹ بولکر انسان متقی رہ سکتا ہے"

ناظرین ! یہ لوگ ایسی بیہودہ اور طفلانہ باتین بنانے پر کیون اُتر آئے ہین - اور ذرا نہین شرماتے ہین - اسلیئے کہ انکو منظور نہین کہ مولف فیصلہ آسمانی کو سر بزم لائین اور اونکی نقاب اوٹھا کر رونمائی کرائین - ایسا کرنے سے انکا سارا بھرم کھُل جائیگا - رسالہ فیصلہ آسمانی کی حقیقت اُسکی لغویت اور مجدد صاحب کی مجددیت - علامہ کی علمیت کا سارا پردہ فاش ہوجائیگا فریب کا قلعہ اور اسکے انعامی اشتہار کے شرائط فریبانہ کا شتہ ڈہ جائیگا -

نمبر ۲ - اشتہار نشان آسمانی مین ہمنے لکھا تھا کہ مولف فیصلہ آسمانی نے کوئی نیا علمی اعتراض رسالہ مذکور مین نہین پیش کیا ہے - اگر پیش کیا ہے تو دکھاؤ - اسکے جواب مین مولف کے ذی علم[لہ]

لہ یہن تحدیث بالنعمة کے طور پر لکہتا ہون کہ اگر عظیم آبادی - مھودی - دربھنگی صاحبان کو علمیت کا دعویٰ ہی تو ایک ایک کرکے بالمقابل ہمارے کوئی علمی مضمون لکہین یا کسی علمی مضمون پر چند ذی علم اور تعلیم یافتہ لوگونکے سامنے تقریر کرین اوسوقت پتہ لگ جائیگا کہ "جہل مرکب" کون ہے ۱۲

ہوا خواہون نے مجکو - جاہل - نافہم - صرف ونحو زیادہ پڑھا نہین وہی مختصرا صلکو بھی بھلا دیا ہوگا "
جو فنی صلاحیت کہان کہ علامہ کی تحریر سمجھے" وغیرہ لکھدیا ہے بیچ بتاؤ پردہ نشین مولف کے شمع رو کے
پروانو! کیا یہی نیا علمی اعتراض منتخب از فیصلہ آسمانی ہے؟ بولو! مولف کے چلمن کی ٹیلیو!! کیا یہی
جواب ہے ہمارے مطالبہ کا؟

ہرایک معقول پسند انسان پر ابواحمد مولف فیصلہ آسمانی صاحب کا علمی مبلغ ظاہر ہوگیا۔
اور دینی غیرت کا پتہ چلگیا جبکہ اسنے نامور زمانہ کی عداوت مین قرآن پاک پربھی ہاتھہ صاف کیا
اور اپنے رسالہ کے صفحہ ۸۸ پر لکھدیا کہ " قرآن مجید کے طرز بیان سے جو واقف ہین وہ جانتے ہین کہ
اس مقدس کتاب مین معقولی طور پر حجتین نہین پیش کی گئی ہین بلکہ سچی اور حقانی باتین ہین " خانہ
نشین مولف کے حاشیہ نشینو! تم ہی بتاؤ کہ کیا سچی اور حقانی باتین حجت معقولی سے خالی ہوتی ہین
یا حجت معقولی سے خالی رہکر بھی کوئی عقلمند کسی بات کو سچی اور حقانی کہ سکتا ہے؟ وہ قرآن عظیم جو کہ اپنے
ساتھہ چمکتے ہوئے دلائل رکھتا ہے - جو کہ براہین اور حجج کا آراستہ وپیراستہ صف بہ صف لشکر اپنے ساتھ
رکھتا ہے اور ہرایک دعوی کے بعد حجت معقولی پیش کرتا ہے - **تعقلون - تدبرون - تفکرون**
جیسے الفاظ سے عقل انسانی کو مہمیز لگاتا ہے - ایسی ناطق کتاب اور ایسے " برہان مبین " کو ابواحمد صاحب
لکھتے ہین کہ حجت معقول سے خالی ہے - کیا ہی نیا علمی اعتراض ہے جو مولف فیصلہ آسمانی نے اپنے رسالہ
مین لکھہ مارا ہے - اور لطف یہ کہ اوسکے ہوا خواہون نے اوسکی اس بدعقیدگی پر پردہ ڈالنے کی کوشش
کی ہے - خدا سے ڈرو لوگو! اگر اس قسم کی باتون کے لکھنے سے کوئی شخص علامہ کہا جاسکتا ہے تو دشمن
اسلام پنڈت لیکھرام کو بھی تمہین علامہ کہنا چاہئے - اسنے بھی قرآن مجید اور اسلام پر اسی قسم کے
اعتراضات کلیات آریہ مسافر مین کئے ہین اور چونکہ مولف جیسے مولویون نے اسکی پیٹہ ٹھونکی ہے
اسلئے وہ ان عقل کے یتیمون کا بھی ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے ؎

دخل در دین ز علم و عقل حرام
سنت عالمان اسلام ہست

اسپر بھی اگر کوئی شخص ابواحمد صاحب کو علامہ کہے تو اسکی صریح غلطی ہے کیونکہ زیادہ سے زیادہ معاذاللہ
قرآن پاک کو بدعقلی کی باتین کہنے مین مولف فیصلہ آسمانی پنڈت لیکھرام آریہ کا خوشہ چین ثابت ہوگا

ہماری اس گرفت پر نقاب دار مولف کی ہان مین ہان ملانے والون نے مولف کی غلطی اور خام عقلی پر پردہ ڈالنے کے لئے نامعقول عذر کا ایک اور سیاہ غلاف چڑہایا اور صاف لفظون مین اقرار کرلیا کہ قرآن مجید منطق اور فلسفہ سے خالی اور علم معقول سے عاری ہے۔ دیکھو دربھنگی مشتہر کا دریغ نا مفہوم۔ ناظرین اسکا مفصل جواب اسی رسالہ مین آئندہ آپ ملاحظہ فرمائینگے تو آپ کو معلوم ہوجائیگا کہ بفضلہ تعالے مولف کے علمی تکبر اور نخوت کو مین نے کیسا پارہ پارہ کیا ہے۔ اگر مولف فیصلہ آسمانی کے دل مین ذرا بھی انصاف ہوگا تو ضرور کہ اٹھیگا کہ مرزا (خدا کا صلوۃ وسلام اُسپر ہو) کی عداوت نے میری علمیت کی مٹی پلید کردی۔ کاش مین امام زمانہ کی ناحق عداوت نکرتا تو میرا علم اسطرح حبط نہوتا۔

نمبر ۹ نمک سلیمانی والے نمکین مشتہر صاحب اگر تعصب سے الگ ہوکر انجمن احمدیہ کے اشتہارات اور رسائل کو کہ جنکا جواب آجتک شائع نہین ہوا ہے ملحوظ رکھتے تو اپنے دو ورقی اشتہار پر انکو اسقدر ناز نہوتا۔ اور چند لایعنی رسالون اور اشتہارون کا نام نہ گناتے۔ اور تو اور رسالہ "مباحثہ مونگیر" کے اصل مضمون وعربی وارد و کا کسی نے جواب شائع کیا؟ باوجودیکہ قبل شائع ہونے کے مولوی انور نے اپنے روئداد مین جھک بھی مارا تھا کہ مباحثہ مونگیر کا اصل مضمون تو شائع کرو۔ مگر جب شائع ہوا تو صدا کے برنخاست کا مضمون ہے۔ پھر رسالہ "واقعات بھاگلپور" کا کسی نے ابتک جواب دیا ہے؟ اشتہار اتمام الحجۃ پر بھی ایسی چپکی ہے کہ جسکی انتہا نہین اس پر بھی شرم نہین آتی۔ اور یہ لکھنا کہ "الہامات مرزا" مصنفہ مولوی ثناءاللہ عرصہ ہوا شائع ہوگیا ہے دو ہزار کے انعام کا اشتہار اسکے جواب لکھنے پر دیا ہوا ہے اب تک کسی مرزائی کی ہمت نہوئی۔ دو ہزار کی جھنکار اور مرزائیون کا سکوت خالی از علت نہین اگر کچھ ہمت ہے تو الہامات مرزا کا جواب لکھکر چھنا چھن گنالو" نمکین مولوی صاحب اگر یہ چھنا چھن اور یہ جھنکار آپکے گھر کے اندر ہی تک نہین بلکہ آپ اسکو باہر لانے اور دینے کی نیت رکھتے ہین تو مین آپکو مطلع کرتا ہون کہ بفضلہ تعالے مولوی ثناءاللہ کے مایۂ ناز رسالہ "الہامات مرزا" کا جواب ایک مشہور ومعروف اہل قلم کی طرف سے ۲۳ جزو مین شائع ہوچکا ہے جسکا نام "آئینہ حق نما" جواب **الہامات مرزا** ہے مصنف نے مولوی ثناءاللہ صاحب کے کسی اعتراض کو باقی نہین چھوڑا ہے

کتاب مذکور مکمل - مدلل - بارعب - اور متین ہے - حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جن جن پیشگویون اور الہامات پر مولوی ثناء اللہ صاحب کا اعتراض ہے اوسکا نہایت پاکیزہ اور دلنشیز جواب ہے - احمد بیگ اور اوسکے داماد والی پیشگوئی کی صداقت کو بھی نہایت روشن طور سے ثابت کیا ہے - حضرت مولوی شیخ یعقوب علیصاحب تراب اڈیٹر الحکم کا تحمل قابل قدر اور لائق عزت ہے کہ اونہون نے مولوی ثناء اللہ جیسے بدزبان اور بدلگام اللسان (جو کہ بغیر جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا کے راضی نہین ہوتے -) کے بالمقابل نہایت شستہ اور مہذب جواب دیا ہی - آپ ایسی ضخیم کتاب کو صرف تیرہ ۱۳ آنے مین منیجر الحق دہلی سے طلب فرماوین اور ایک ہزار نو سو ننانوے روپے تین آنے حضرت مولوی شیخ یعقوب علیصاحب کی خدمت مین بھیجدین - اگر آپ یا آپکے ولی نعمت صاحب جنکی نمک خواری کا آپ دم بھرتے رہین اپنے وعدے کے سچے ہین تو پھر اب دیر کیون کرتے ہین اپنے گھر سے جھنا جھن جھنا جھن نکال کر حوالہ حضرت مولوی شیخ یعقوب علی صاحب کے کردین ہان آپکو یہ بھی اختیار ہے کہ حوالہ کرتے وقت جتنا چاہین رو دھولین -

نمبر ۹ صدق مونگیری نے یہ کسطرح کہدیا کہ مجکو یا دیگر ممبران جماعت احمدیہ مونگیر کو وظیفہ ملتا ہے "چاندے کے ڈھلے ہوئے ٹکرے نے چپکا چوندھ لگادی" مین اونکو متنبہ کرتا ہون کہ آپ اسکی تردید جلد شائع کرین اور آئندہ سے جھوٹ کی غلاظت پر منہ مارنے سے توبہ کرلین - کس جاہل مفتری شریر اور حرامخور نے آپ کو کہدیا ہے کہ مجکو یا جماعت احمدیہ مونگیر کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے وظیفہ ملتا ہے - لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن - شاید آپنے اپنے مجدد ابو احمد رحمانی صاحب کی وجہ معاش پر (جسکو کہ آپ ہی خوب جانتے ہونگے) قیاس کیا ہو یا اپنے ہمخیال علما کی حالت پر خیال دوڑایا ہو کہ جو غریب لوگون کا روپیہ طرح طرح کے مکر و فریب سے وصول کرتے ہین اور جنکے گذران کا ذریعہ عوام اور جہلا کی بخشش اور جود یا صدقہ و خیرات ہے - اور جو بغیر "چاندی کے ڈھلے ہوئے ٹکرے کے نماز بھی نہیں پڑھاتے - چاہے وہ نماز پنجگانہ ہو یا عیدین - یا جنازہ !!

ہمنے اور ہمارے احمدی احباب نے اپنی جانون اور اپنے مالون اور اپنی ہر ایک عزیز سے

عزیز چیزون کو بہی اسلام اور خدمت دین کے لئے قربان کردیا ہے - اور قربان کرنے کے لئے تیار ہین اور اللہ تبارک وتعالےٰ سے دعا کرتے ہین کہ وہ قبول فرمائے! آمین -

ہان سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی دعاؤن کی برکت سے اگر اللہ تعالےٰ راضی ہوجائے تو یہی بہت بڑا خزانہ ہے جو کہ حاسدون کو چکا چوندھ لگادیگا - صحابہ پاک رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے جب اپنی جانون اور اپنے مالون اور وجاہتون کو اسلام اور خدمت دین کے لئے قربان کردیا تو پھر خدا نے بہی فدایان اسلام کو ایسی کچھہ دولت - ثروت - عزت اسلامی مشن کی بدولت عنایت فرمائی کہ مخالفین کی آنکھین خیرہ ہوگئین اور حسد سے اسکو لوٹ اور ڈکیتی کا مال کہنے لگ گئے -

نمبر ۱ - دربھنگی صاحب کو ہمنے لکہا تہا کہ اس نیک طبع احمدی کا نام معہ ثبوت پندرہ روز کے اندر مطبوعہ شائع کرے حالانکہ اس نیک طبع احمدی کا حوالہ دیتے وقت اسکے نام کے ساتھ کوئی انعام نہین مقرر کیا تہا مگر اب وہ انعام کے خواستگار ہوتے ہین تو خیر ہین انکی محبت کو بہی دفع کرنے کے لئے اور دروغ گو کو اسکے گھر تک پہونچانے کے لئے مبلغ دس روپے کا انعام مقرر کرتا ہون - انکو چاہئے کہ تاریخ اشاعت رسالہ سے پندرہ روز تک اس نیک طبع احمدی کا نام جسنے رسالہ فیصلہ آسمانی کو وقعت کی نظر سے دیکہا ہے شائع کرین - اگر انہون نے شائع نہ کیا اور ادھر ادھر کے غلط الزامی جواب سے جان چہڑانے کی کوشش کی تو پہر ایک راست باز اور منصف مزاج انسان پر نہایت صفائی سے ثابت ہوجائیگا کہ ہمارے مخالفین خصوصاً راقم اشتہار فیصلہ آسمانی جہوٹ بول بول کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف محض جہوٹی اور بالکل بے ثبوت باتین شائع کرتے ہین - اور ثبوت طلب کرنے پر منہ دیکھتے رہ جاتے ہین - دربھنگی صاحب کا یہ بیان کہ دو دو دن قریب ہے جب وہ حضرت خود ہی بالاعلان فیصلہ آسمانی کے حق مین فیصلہ دینگے اور مرزا صاحب کے صریح اقرار کذب کا اعتراف کرینگے" - اسی طرح ایک شخص مسمی میر جوہر علی صندلپوری نے بہی ایک کہلا کہلا اور بالکل بے ثبوت جہوٹ شائع کیا تہا اور جہوٹ کی نجاست خوری سے ذرا بہی کراہت

ظاہر کی تہی - مناظرہ مونگیر کے روز ہی آٹھہ شخصون کے احمدی ہونے پر ۲۶ رجون سنہ ۱۹۱۱ء کے
ایک اشتہار مین یہ لکھہ مارا کہ "انمین سے چار شخص جنکو مین جانتا ہون زاید ایک سال سے مرید
ہین" میر جوہر علیصاحب کی اس تحریر پر ہمارے مکرم دوست مولوی سید وزارت حسین صاحب
مولف مرآۃ الجہاد نے اپنے ایک پمفلٹ مورخہ ۲۸ رجولائی سنہ ۱۹۱۱ء مین میر جوہر علی صاحب کو لکہا کہ
مین آپکو مبلغ "پچاس روپیہ" انعام دونگا اگر آپ مناظرہ مونگیر کے بعد جو لوگ کہ غیر احمدی
مولویونکی کرتوت دیکہکر احمدی ہوئے ہین انمین سے چار شخص تو کیا صرف ایک شخص کو بہی
ثابت کردین کہ زاید ایک سال سے مرید ہے -

ناظرین میر جوہر علیصاحب کے اس ڈہٹائی کے بعد اب انکی بے حیائی بہی ان ہی کے
قول سے ملاحظہ فرمادین - اسکے جواب مین اپنے اشتہار مورخہ ۲۱ رماہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء کے صفحات
مذکور پر لکھتے ہین کہ "ناظرین کامل ثبوت تو یہی ہے کہ یہ چار شخص بشمول اون چار آدمیون کے
جنکو مین جانتا ہون بتاریخ ۲۶ رجون سنہ ۱۹۱۱ء (روز مناظرہ) اسوقت مرزائی طریقہ پر مرید ہوئے
ہین جسوقت کہ مرزائی علما ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کے مصداق ہوئے" اس کے بعد
میر جوہر علی نے جہنجہلا کر اور بہت سی گالیان دیکر اشتہار مذکور کے صفحہ ۱۴ پر یہ لکھدیا کہ ہم ایسے
انعام سے باز آئے وزارت حسین سے قادیانی مذہب سے تائب ہونے والونکی تعداد نہین
لکہی انصافاً لکہنا ضرور تہا -

نمبر ۱۱ - دربہنگی مشتہر صاحب تیسری شہرائی اگر دہوکا اور فریب نہین تو مہربانی فرماکر بردہ نشین

ناظرین! یہ جوہر علیصاحب کون ہین یہ وہی صاحب ہین جنکی تصدیق انکی ساری جماعت تو کیا صرف
دو مولوی ہی نہین کرتے ہین - اور نہ یہ کہ سکتے ہین کہ مین میر جوہر علیصاحب کو جانتا ہون - کہ یہ صالح اور
دیندار انسان ہین اور مین اپنی جماعت کی طرف سے انکو اپنا جائز مباہل تصور کرتا ہون - ایسی بہلے مرے نے
مباہلہ کا ایک اشتہار شائع کیا تہا اور اگثر بزرگان سلسلہ کو مخاطب کیا تہا - ان کی اس کس مپرسی اور بے
اعتباری کی حالت کو دیکہکر ضرورت نہ تہی کہ انکے اشتہار کا جواب دیا جاتا لیکن اسوجہ سے کہ اس دیار مین باوجود
نامی گرامی علما اور مجددد ور محدث صاحبان کے ہوتے ہوے ہی کسی صاحب کو جرات نہوئی کہ اس طریق سے احقاق
حق کرین صرف ایک اسی شخص نے ایسی قربانی پر آمادگی ظاہر کی - ہمارے مکرم دوست جناب مولوی - بقیہ صفحہ آیندہ

مولف کا پورا نام اور پتہ تحریر فرمائے ایک صاحب نے ایک خط مین ہمارے ایک محترم کرمفرما کو یہ لکہا کہ مولف کا پتہ نہ بتانے مین آپ لوگون کے فطرت کی جانچ ہے انکو مطلع ہونا چاہیئے کہ ہماری فطرت بفضلہ تعالے اسلامی ہے اگر مولف فیصلہ آسمانی طبقہ اناث مین سے نہین ہین اور یقیناً نہین ہین تو انکے زیارت کی تڑپ ہماری بے جا ہی نہین ہے - آپ مطمئن رہین اور انکو پردہ سے باہر نکالیئے مین ہرگز ناجائز حوصلہ نہین کرونگا - صدق مونگیری صاحب نے اسقدر تو پتہ کی لکھدی کہ حضرت ابو احمد رحمانی صاحب مونگیر ہی مین رونق افروز ہین اور تمام خلائق اونکے فیض سے مستفیض ہو رہی ہے - گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمہ آفتاب را چہ گناہ - جناب صدیق احمد صاحب نے صرف اسیقدر کافی نہین مین اس خورشید لقا کے جمال جہان آرا کے دیدار کا نہایت مشتاق ہون آپ انہین کہدین کہ نکلو پردہ سے کہ مشتاق ہین محفل والے + منہ چھپاتے ہو عبث انجمن آرا ہوکر - اگر وہ پردہ نشین آپ ہی کے محلہ مین مقیم ہے تو آپ کی ذات ستودہ صفات سے ہمین امید ہے کہ آپ ضرور اسکی زیارت کرائینگے اسکے شیدائیون نے تو اتنا ہی نہین بتایا کہ وہ مونگیر ہی مین رونق افروز ہین اور لوگون کو مستفیض بھی کرتے ہین - جناب صدق صاحب آپ ہی تو خیال فرماوین ایسے مبہم پتہ پر مجکو ٹھیک کیونکر معلوم ہو - مونگیر مین تو اسطرح بہت سے بے نام ونشان مسافر ادہر اودہر کے فراری آیا ہی کرتے ہین - اور تصنع اور ملمع سازی سے لوگون پر اپنا تقدس جماتے رہتے ہین - اگر نقلی کمل شاہ سے (اصلی کمل شاہ جو کہ مظفر پور مین ایک بزرگ تھے انکا تو وہین وصال ہوگیا) جو کہ مونگیر اکثر فرود ہوا کرتے ہین اگر آپکو شرف بیعت حاصل نہین تو آپنے سنا یا دیکہا تو ضرور ہوگا کہ کسطرح علانیہ اور بے جہجک شراب پیتے ہین بلکہ اسکے سارے لوازمات کو برتتے ہین - ارکان اسلام سے بظاہر کوئی سروکار نہین رکھتے کسقدر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶ - سید وزارت حسین صاحب مولف مرآۃ الجہاد نے میر جوہر علی صاحب کو انکی قوم کی طرف سے جائز مباہل بنانے کے لیئے یہ لکہا کہ اگر زیادہ نہین تو کم سے کم اپنی جماعت کے دو مشہور مولوی صاحبان یعنے جناب مولوی حاجی محمد عمر صاحب اور مولوی محمد علی صاحب سابق ناظم ندوہ سے یہ لکہا کر شایع کرین کہ مین میر جوہر علی صاحب کو جانتا ہون اور اپنی جماعت کیطرف سے جائز مباہل تصور کرتا ہون اور تاریخ مباہلہ مقرر کرکے مجکو اطلاع دین تو مقام مباہلہ پر مجکو موجود پائینگے ساتھ ہی ساتھ اسکے جناب مولوی سید وزارت حسین صاحب نے بہی (باوجود جماعت احمدیہ مونگیر مین معزز اور ممتاز ہونے کے انکو ضرورت نہ تہی) پہر بہی انہون نے جماعت احمدیہ بقیہ صفحہ آئندہ

خلائق ان کے فیض سے اپنے مذاق کے مطابق مستفیض ہوتی رہتی ہے - آپ ہی بتائین کہ بغیر کسی کے شناخت کرائے مین کیونکر یقین کرون کہ خلائق کو مستفیض کرنے والے مولف فیصلہ آسمانی کی اپنے اپنے تہین کی ہو آپنے انکے شناخت کی صرف اسقدر نشان بتائی کہ تمام خلائق انکے فیض سے مستفیض ہوتی ہے -

نمبر ۱۲ - اے شوخ اور بے باک انسان تو نے یہ کیا لکھدیا کہ "حضرت ابو احمد کے نام

شو مچانا لطف سے خالی نہین ناخلف اولاد کو دنیوی عزت حد سے زیادہ شاق گذرتی ہے

ناشکر ہون تو ایسے ہون افسوس تو یہ ہے غلام احمد پنجابی کو پہچانین اور احمدی ہوکر ابو احمد

رحمانی کو جو" مونگیر ہی مین رونق افروز ہین اور تمام خلائق انکے فیض سے مستفیض ہو رہی ہے نہ جانین

اے کوتہ اندیش مولف فیصلہ آسمانی کی بے جا حمایت اور اسکی کورانہ تقلید نے تجکو کس حد تک پہونچا دیا - مذکورہ بالا عبارت کو پڑھ اور سوچ - ناخلف اولاد کا لفظ لکھکر اور ابو احمد کے لفظ پر زور دیکر تو نے صرف مجھہی کو یا ہمارے امام ہمام حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کو کھلے لفظون مین گالیان نہین دی بلکہ اس پنجابی غلام احمد کے آقا و مولی سیدنا و شفیعنا حضرت احمد مصطفے محمد مجتبے کی توہین کی اور معاذ اللہ گالیون کا نشانہ بنایا - ہیہات ! ہیہات !! مامور زمانہ مہدئ یگانہ کی عداوت مین یہ لوگ کیسے بیباک ہوگئے ہین - الامان ! الامان !! ایسی گالیان بھی استعمال کرنے لگے جسکا زد نبیون کے سرتاج معصومون کے شہنشاہ احمد مصطفے (فداہ ابی و امی) صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مستجمع صفات پر پڑتا ہے اور مزے لیکر لکھتے ہین کہ ابو احمد کے نام سے

بحوالہ حاشیہ صفحہ ۱۰ - بہار و بھاگلپور کے اعلی رکن عالی جناب حضرت مولینا مولوی محمد عبد الماجد صاحب پروفیسر بھاگلپور کالج اور اس خادم سلسلہ (سکرٹری انجمن احمدیہ) سے تصدیق لکھا کر شائع کردی دیکھو الکفار اشتہار مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۱۱ء اور اسبات کے ثبوت کے لئے کہ قوم کے مقتدر انسان سے مباہلہ کیا جانا سنت مین داخل ہے از روے حدیث دکہایا لیکن یہ بات میر جوہر علی صاحب کی سمجھ مین نہ آئی اور بہت سی گالیون کے بعد یہ لکھا کہ مولوی سے اجازت لینا سنت نہین ہے - ناظرین اب آپ ہی غور فرمائین اور بتائین کہ ایک غیر معروف اور غیر مشہور اور بے اعتبار شخص سے جسکو قوم نہین مانتی ہو مباہلہ کرنے کا کیا نتیجہ ہوگا - اسکی قوم کے لوگ کہدینگے مین اس شخص کو اپنا پیشوا نہین مانتا ہون - اگر مباہلہ مین آکر مرگیا یا مغضوب ہوا تو گیا الخ آخر

[illegible] مین مولف فیصلہ آسمانی -

لہ دیکھو اشتہار عتاب ربانی صفحہ

نام سے شور مچانا لطف سے خالی نہین اور اسپر طرہ یہ کہ اُلٹا الزام احمدیون کو دیتے ہین کہ نبیون کی توہین کرتا ہے ابو احمد رحمانی مولف فیصلہ آسمانی اگر احمد مصطفےٰ محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی قسم کی توہین اشارتاً یا کنایتاً کو ناروا سمجھتے ہین تو انکو چاہیئے کہ فوراً بذات خود ایسے ادب سے مشتہر اور ایسی عبارت سے نفرت اور بیزاری ظاہر کرین ورنہ اہل اسلام پر نہایت صفائی سے ظاہر ہوجائیگا کہ قصداً اور جان بوجھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کو روا رکھتے ہین اور اسکے موید ہین۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸ - ہوا دیتا ہے جنہین ایسے انسان ہر روز مرا کرتے ہین" ہر ایک منصف مزاج انسان سمجھ سکتا ہے کہ مولوی سید وزارت حسین صاحب بیٹے میر جوہر علیصاحب کو جائز مباہل بنے اور مباہلہ کو مسنون طریقہ پر لانے کی کوشش ناجائز طور سے نہین کی بلکہ ایسی بات جسکی جسپر عمل کرنے کے لئے خوشی سے وہ خود بھی تیار ہین - بشیر اسلام حضرت مولوی میر قاسم علیصاحب کو معلوم نہ تھا کہ میر جوہر علیصاحب ایسے کس مرض انسان ہین - اونہون نے اونکو تعلیم یافتہ مولوی سمجھا ہوا تھا - اسی خیال پر انہون نے لکھا کہ "مولوی جوہر علی صاحب کا مباہلہ منظور" اور اسی لیئے انہون نے انکے ساتھ کسی کے اتفاق کی شرط نہین لگائی اگر میر جوہر علی صاحب کو مباہلہ کرنا منظور ہوتا اور تصدیق کو خلاف منشا سنت سمجھے ہوئے تھے تو حضرت مولوی میر قاسم علی صاحب سے مباہلہ کرلیا ہوتا کیونکہ انہون نے کوئی شرط نہین لگائی تھی بلکہ حرف دعا مباہلہ مین ایک جملہ بالتباع انکے ایک خدا ترس انسان کے لئے احقاق حق کی بہت سی صورتین ہین - لیکن وہ جنکی فطرت ہی ناپاک ہو وہ کیونکر ایسی باتون کو قبول کریگا جس مین سچائی کی روح پائی جاتی ہو - میر جوہر علیصاحب نے پھر گالیون کا ایک اشتہار نکالا - انکی ناپاک گالیون اور خبط حملون کو دیکھکر ہر ایک شخص نہایت آسانی سے سمجھ جائیگا کہ یقیناً یہ شخص اشتہار مباہلہ شائع کرنے کے بعد دیوانہ ہوگیا ہے - چنانچہ ہمارے دوست نے بھی ایسا ہی خیال کرکے اونکو انکی حالت پر چھوڑ دیا - اب پھر عرصہ کے بعد ایک روپوش شخص نے انکے نام سے ایک اشتہار شائع کیا جو کہ عید الفطر کے روز عیدگاہ مونگیر مین تقسیم ہوا ہے لیکن میر جوہر علیصاحب کی حالت زار پر مجکو افسوس ہے کہ اشتہار مباہلہ شائع کرنے کے بعد کس قدر انکی حالت ردی ہوگئی ہے - اسی اشتہار مین انکی انجو ہیچ کی گئی ہے لیکن وہ اسکو سمجھ نہ سکے - انکو چاہیئے کہ اس اشتہار کو جو کہ عید الفطر کے روز انکے نام سے شائع کیا گیا ہے پڑھین اور شرمائین - اگر حیادار ہین - مباہلہ کا لفظ آتے ہی اسکا اثر ہوجاتا ہے اور اثر بھی ایسا وسیع کہ جس بے تعلق شخص کا نام چاہا لکھدیا تو ہمارے واسطے بہت وسیع میدان ہے مین بھی کہہ سکتا ہون کہ اس درمیان مین جسقدر کہ گذشتہ سالون طاعون کی موتین ہوئین اور غیر احمدی اسکے شکار ہوئے اور جسقدر کہ غیر احمدیون پر غیر احمدیون نے ہی مقدمہ چلایا بلکہ جسقدر کہ میر جوہر علی کے طریقہ کے لوگ فالج مین - لقوہ مین - ہیضہ مین - ملیریا مین مرے - آتشک اور سوزاک - جذام اور رحمی امراض مین مبتلا ہوئے - اور جس قدر کہ لوگ مختلف قسم کے جرائم کے سبب جیل خانہ گئے - عبور دریائے شور ہوئے یہ سبب میر جوہر علی کے اشتہار مباہلہ (بقیہ صفحہ آیندہ)

... دیکھو اشتہار ۲۹ مئی ۱۹۱۵ء -

ابواحمد رحمانی اور انکے ہوا خواہوں کو چاہئے کہ جلد توبہ کریں اور خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کرنی سیکھیں حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام پر اعتراض کرنا یا انکے نام پاک کے ساتھ تمسخر یا دشنام دہی سے پیش آنا کھیل نہیں انپر تمسخر اوڑانیکے لئے **ابوجہل** کی سی زبان فرعون کا سا دل مغضوب یہود کی سی شقاوت چاہئے۔

نمبر ۱۳۔ شیخ مہولی نے اپنے شیخ الکل میانجی کے سنت کی پیروی کرکے کثرت کے ساتھ مغلظات سنائے ہیں اسپر بھی اسکی طبیعت سیر نہوئی تو مجکو دہمکی دیتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی جماعت کی خواہش ہے کہ انکے گڑھے مردے اوکہاڑے جائیں اور قادیان کرشن جی کے حلیہ لطیف زرد روئی وغیرہ بلکہ شریف مقبرہ بہشتی پر روشنی ڈالی جاے۔ مین انکی خواہش پوری کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹) دینے کا نتیجہ تہا۔ لیکن یہ ہماری بیہودگی اور بدتہذیبی مین داخل ہوگا اگر مین غیر متعلق لوگون اور غیر متعلق باتون کو میر جوہر علی کے اشتہار مباہلہ کا اثر کہون اور افسوسناک واقعات کو اسکے اثر مین شمار کرون۔ اور انکی موتین گناؤن۔ جنہون نے میر جوہر علی صاحب کو منہ لگانا بھی پسند نہ کیا یا مین غیر احمدی مگر معزز اور شریف خاندان کی آفتون اور مصیبتون پر قلم اوٹھاکر شریف انسانون کا ناجائز طور سے حسب قاعدہ میر جوہر علی دل دکہاؤن۔ میر جوہر علی صاحب کو ذرا شرم نہ آئی کہ مباہلہ کا اشتہار دیکر خود فرار اختیار کرگئے۔ اور اب بے تعلق لوگون کا نام لکہکر یہ ظاہر کرنے لگے ہین کہ منظوری مباہلہ کا یہ اثر ہوا۔ کیا انکو اپنی دروغ بیانی اور بدگوئی و بدزبانی کا محاسبہ خدا کے حضور دینا نہیں۔؟ یا مرنا نہیں۔ میر جوہر علی۔ اور اسکا مددگار روپوش نہ ہے " اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ "

• ہرگز مولٰنا مولوی محمد عبد الماجد صاحب یا اخویم سید وزارت حسین صاحب کے بہائی کی شکست دلیل نہین ہوئیں بلکہ مین کہ سکتا ہون کہ میر جوہر علی صاحب کے اشتہار مباہلہ دینے کا یہ نتیجہ تہا کہ مناظرہ مونگیر مین حقیقتاً احمدیون کو اہل انصاف کے نزدیک فتح حاصل ہوئی مخالفین مولوی احمدی پرچے کے سننے کی تاب بہی نہ لا سکے اور اس ڈر سے کہ احمدی پرچہ کا جواب عربی زبان مین دینا پڑے گا اور نیز دلائل کی کمزوری سے شرائط مباحثہ کے لفظ معنی انکار مباحثہ کو بند کرا دیا اور یہ مکروہ عذر تراشا کہ شرائط مین مفہوم و مطلب سنانے کی قید نہیں ہے حالانکہ شرائط مین مفہوم کا لفظ بہی صاف موجود تہا اور یہی اشتہار مباہلہ دینے کا نتیجہ اور مناظرہ کی فتح کا بین ثبوت ہے کہ بفضلہ تعالٰے مناظرہ مذکور مین آٹھ شخص مولویون کی ناجائز کرتوتون کو دیکہکر احمدی ہوگئے (مفصل دیکھو رسالہ مباحثہ مونگیر اور رسالہ واقعات بہاگلپور مین) بہاگلپور مین عیدگاہ کا مقدمہ معظمی مکرمی عالیجناب حضرت مولٰنا مولوی محمد عبد الماجد صاحب کے بالمقابل مخالفین نے مونگیر و بہاگلپور کی متفقہ کوشش کے ساتھ چلایا لیکن اللہ تعالٰے نے مولٰنا موصوف کو بین فتح عنایت فرمائی اور ہائیکورٹ مین اپیل کرنے پر بہی مخالفین کی سنی نہین گئی اور حضرت مولٰنا موصوف کے صاحبزادہ صاحب مولٰنا ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب مولوی فاضل نے ایم۔ اے کا سالانہ امتحان دیا جس مین بفضلہ تعالٰے کامیاب ہوئے (بقیہ صفحہ آئندہ)۔

اور سودا کا ایک شعر لکھتا ہے کہ "سنبھل کے رکھنا قدم دشت خار مین مجنون + کہ اس نواح مین سودا برہنہ پا بھی ہے"۔

اُو! برہنہ پا سودائی (نہین بلکہ تہذیب سے ننگا سودائی) تمہاری سودا دیت کا تنقیہ کرنے کے لئے اور تمہارے ہفت اندام کا منہ کہولدینے کے لئے مین بہی تیار ہون۔ اے زبان دراز دیکھ یہ تیری ژاژخائی اچھی نہین۔ اے بیباک خدا سے ڈر۔

گستاخیان بہی کیسے ہیچ زبانکے ساتھ ۔۔۔ بدگو بہی کسکا مہدی عالیجناب کا
وہ مہر نیمروز ہے نادان ہوشیار ۔۔۔ آتا ہے منہ پہ تہوکا ہوا آفتاب کا

اُو! گورکن! پہلے ادن مردونکی خبر لے جو جری اللہ کے تیر دعا کے نخچیر ہین۔ انکی ہڈیان کرید انکی عبرتناک حالت دیکھ اور خوف خدا اختیار کر۔

"جیوانینڈ گو" کو معہ مولف فیصلہ آسمانی ہوشیار رہنا چاہئیے کہ بفضلہ تعالےٰ ہمارے پاس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان مکذبین ومعاونین (جوکہ دشنام دہی مین طاق اور بدزبانی مین شہرۂ آفاق ہین) کے روحانیت کے اعتبار سے مجذوم اور مبروص چہرون کا عکس اوتارنے کے لئے کافی سامان موجود ہو۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین سن لین کہ مین مسلمان ہون سنت والجماعت ہون سارے ائمہ اور سارے اولیا وصلحا کو مانتا ہون اور اپنے کو تمیز کے لئے احمدی کہتا ہون۔ اگر آیندہ سے مجکو سوا احمدی یا ہماری جماعت کے لوگون کو سوائے جماعت احمدیہ کے مرزائی کادیانی۔ قادیانی۔ کرشن پنتھی وغیرہ جیسے الفاظ سے مخاطب کیا تو مین بہی ہمیشہ وہابی۔ نجدی۔ کوفی۔ دیوبندیون کی کورانہ تقلید کیوجہ سے دیوسماجی۔ حرز جیوئی۔ گنگادینی۔ سودجدیالی وغیرہ جیسے الفاظ سے مخاطب کرونگا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰) لدور بگمہ ٹھ اور اسیطرح اونگیر مین سید عبدالغفار صاحب احمدی پر مخالفین جہوٹا مقدمہ چلایا جوکہ بفضلہ تعالےٰ سے رفع دفع ہوا پہر دوبارہ سید عبدالغفار صاحب احمدی اور سید اصغر علی احمدی پر مقدمہ مخالفین نے چلایا اسمین بہی اللہ تعالیٰ نے نمایان فتح عنایت فرمائی یہ سبب بہی میر جوہر علی صاحب کے اشتہار مباہلہ کا اثر تہا اسیطرح اللہ تعالیٰ کے فضل کی بہت سی مثالین مین پیش کرسکتا ہون تو کیا ان سبہون کو اشتہار مباہلہ کا اثر کہا جائیگا۔ میر جوہر علی صاحب اگر افترا سے باز نہین آئے اور اسی کو مباہلہ سمجہ بیٹھے ہین تو بہت جلد انشاءاللہ تعالےٰ خدا کے غضب مین گرفتار ہونگے اور انکو سمجہ لینگے جہرنہ کا سبب ہوگا۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا۔ الخ

مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اور اُسکے داماد کی نسبت پیشگوئی اور اُسکا انجام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے منجملہ اور الہامات کے یہ الہام بھی فرمایا تہا کہ "اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک" یعنی ہم تجکو دکہاوینگے اسمین سے جو ہم اُنسے وعدہ کرتے ہین یا تجکو وفات دین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بہی پورا ہونا ضروری تہا۔ اگر پورا نہوتا تو اسپر اعتراض ہوجاتا چنانچہ احمد بیگ والی پیشگوئی کا بعض حصہ آپکی حیات مین پورا ہوا اور احمد بیگ میعاد مقررہ کے اندر حق کی مخالفت پر اڑے رہنے کے سبب حسب پیشگوئی مرگیا۔سے اور دوسرا حصہ شرطی تہا اور خدا کو اس سے لوگون کی اطلاع منظور تہی جب اس خاندان کے لوگ پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہوتا ہوا دیکھکر رو با صلاح ہوے بلکہ اس خاندان مین مخالفت کا

سے جب دو شخص کے موت کی پیشگوئی کی گئی ہو اور اسمین سے ایک شخص میعاد مقررہ کے اندر پیشگوئی کے مطابق مرجاے تو کیا دوسرا شخص اپنی آنکہون کے سامنے پیشگوئی کے مطابق اپنے ساتہی کو مرتا ہوا دیکھکر نہین گہبرائیگا اور خدا کیطرف توجہ نہ کریگا۔ پیشگوئی کرنے والے کی خوشامد نہ کرے گا اس سے دعا نہ کرائیگا چنانچہ اسکے خاندانکے لوگون نے ایسا ہی کیا اور وہ جو اسلام سے متنفر تھے اور دہریہ خیال رکھتے تھے آخر کو اسلام اور خداے اسلام کیطرف جہک گئے توبہ کیا اور دعاؤن مین لگ گئے ملہم کی خوشامدین کین اور اس سے دعا کرایا۔ اس پیشگوئی سے اصل مقصد اس گھر کے لوگون کو نشان آلہی دکہانا تہا۔ اور اسکے اندر ان کی اصلاح منظور تھی سو نشان آلہی کو لوگون نے اپنی انکہونسے دیکھ لیا اور خدا کیطرف الحاح و تضرع کے ساتھ رجوع لائے اور یہی مقصد تہا جو کہ پورا ہوا۔ جیساکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک اشتہار جسکی سُرخی یہ ہے "مرزا احمد بیگ ہشیارپوری اور اسکے داماد سلطان محمد کی نسبت جو پیشگوئی ہے اسکی حقیقت" مورخہ ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء مین تحریر فرماتے ہین۔ "اب بعد اس تمہید کے جاننا چاہئے کہ یہ پیشگوئی بطور انذار و تخویف کے تہی۔ موت کا وعدہ بہی بطور عذاب کے وعدہ تہا۔ کیونکہ اسکی بنیاد یہ تہی کہ جو دختر احمد بیگ مسمی سلطان محمد سے بیاہی گئی اسکا والد اور اسکے اقارب اور عزیز بہت بے دین تھے اور تکذیب حق مین حد سے بڑہے ہوے تھے اور ایک انمین سے سخت دہریہ تہا اور خدا تعالےٰ کے پاک دین کی بے ادبیان کرتا تہا اور دوسرے سب اسکے موافق اور محب تھے سو ایسا ہوا کہ اسنے اشتہار چہاپا اور اسلام کی بہت توہین کی اور اس عاجز سے اسلام کی صداقت کیلئے نشان چاہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر ٹھٹھا کیا اور دوسر (بقیہ صفحہ آئندہ)

بانی ہیانی احمدی ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے دوسرے حصہ کو منسوخ کر دیا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی حیات مین ہی اسکو صاف لکہدیا کہ یہ پیشگوئی منسوخ ہوگئی یا تاخیر مین ڈال دی گئی دیکہو حقیقۃ الوحی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض حصہ الہام کو ظاہر کرنا اور بعض حصہ کو خاص آخری قول کو چھپانا۔ کیا یہ بے ایمانی اور حق بات پر پردہ ڈالنے کی کوشش نہین۔ حضرت اقدس نے تو اس پیشگوئی کی متعلق یہ بہی لکہدیا کہ ”فیصلہ تو آسان ہے احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے پھر بعد اسکے جو میعاد خدا تعالےٰ مقرر کرے اگر اس سے اسکی موت تجاوز کر جائے تو مین جھوٹا ہون ورنہ اے نادانو صادقون کو جھوٹا مت ٹھہراؤ کہ روسیاہی کے ساتھ مروگے۔ میری عداوت سے اسلام سے باہر مت جاؤ کیا تم نہین سمجھتے کہ اس ضمن مین قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے الہامی کتابون کی تکذیب لازم آتی ہے“ اور ضرور ہے کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے جب تک کہ وہ گہڑی آجائے کہ اسکو بے باک کر دے سو اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو اور اسکو بے باک اور مکذب بناؤ اور اس سے اشتہار دلواؤ اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکہو۔ دیکہو حاشیہ انجام آتہم صفحہ ۳۲۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی مین کسی کو جرات نہوئی کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء کے بالمقابل داماد احمد بیگ کو مخالفت اور تکذیب پر آمادہ کرے۔ اور اشتہار دلوائے باوجودیکہ حضرت اقدس علیہ السلام نے فیصلہ کرنے کا اختیار مخالفین کے ہاتھ مین دیدیا تہا کہ اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو داماد احمد بیگ کو مخالفت پر آمادہ کر و مکذب بناؤ اشتہار دلواؤ۔ کسی کو حوصلہ نہوا کہ داماد احمد بیگ کو مخالفت پر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۔ اس سے الگ نہوئے بلکہ دین کے ساتھ رہے اسلئے خدا تعالےٰ نے چاہا کہ ان کو وہ نشان دکہادے“ الخ اور پھر اسی اشتہار مین حضرت اقدس علیہ السلام دوسری جگہ تحریر فرماتے ہین کہ

”احمد بیگ کی وفات کے بعد انکے دلون پر سخت رعب طاری ہوا اور انہون نے ربانی پیشگوئی کے خوف و غم کو اپنے دلون پر غالب کر لیا اور اگرچہ سخت دل بہت تھے مگر احمد بیگ کے مرنے نے ان کی کمر توڑ دی اور اسوجہ سے اونکی طرف سے عذر اور پشیمانی کے خط بہی پہونچے اور جب کہ وہ اپنے دلون مین بہت ڈرے اور سخت ہراسان ہوئے پس ضرور تہا اپنی سنت قدیمہ کے موافق تاریخ عذاب کو کسی اور موقعہ پر ڈالدے یعنی ان دلون پر جبکہ وہ لوگ اپنی حالت بے باکی اور تکبر اور غفلت کیطرف کامل طور سے رجوع کر لین“ ۱۲

عہ اسی معنی کر تقدیر مبرم ہے ورنہ مسیح موعود علیہ السلام نے تو متعدد مقامات پر لکہا ہے کہ یہ تقدیر معلق ہے دیکہو اشتہار مورخہ ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء

مطبوعہ رفاہ عام پریس لاہور

آمادہ کرے مخالفت پر آمادہ کرنے اور تکذیب بنانے کی کوشش تو ضرور کی گئی ہوگی لیکن داماد احمد بیگ
پیشگوئی کی صداقت سے ایسا مرعوب ہو چکا تھا اور پیشگوئی کی چمکار کو اپنی انکھوں سے دیکھ چکا تھا اور
احمد بیگ یعنی اپنے سسر کو اپنے ہاتھوں سے دفن کر چکا تھا وہ کسطرح اس ملہم ربانی کی مخالفت
کرتا اور اپنی ہلاکت کا آپ جان بوجھ کر خواہان ہوتا چنانچہ داماد احمد بیگ نے حضرت اقدس
مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب نہ کی مخالفت کا اشتہار نہ دیا اور اسطرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی صداقت پر مہر کر دیا۔ کیا واقعات موجودہ کے ہوتے ہوئے بھی اب کوایماندار شخص جسکے دل مین
خدا کا ڈر ہو اور خشیت سے لبریز ہو اس پیشگوئی پر اعتراض کر سکتا ہے۔ خاشعے اور سلیم الفطرت
لوگون پر ہی پیشگوئی کی حقیقت اور اسکی سچائی کو اللہ تعالے کھول دیتا ہے ورنہ زمانہ اسکا شاہد ہے
کہ اگلے انبیا کی پیشگویون کو جھٹلانے والے اور اسپر مضحکہ کرنے والے لوگ ابتک موجود ہین۔ کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور پیشگویون کو یہود اور نصارا اور غیر مسلم لوگون نے صحیح مان لیا؟
سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین کو تو ہرگز حق نہین پہونچتا ہے کہ وہ داماد احمد بیگ والی پیشگوئی
پر اعتراض کرین۔ اعتراض کرنے کا حق اگر ہو سکتا تھا تو فوت شدہ احمد بیگ کے گھر والون کو ہو سکتا
تھا۔ مگر وہ تو خاموش ہین اور پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہوتا ہوا دیکھکر مرعوب ہو گئے ہین۔ اور خوف
خدا انکو مخالفت پر آمادہ کرنے نہین دیتا۔ ہمارے مخالفین نے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے
کسی پیشگوئی اور معجزہ کو صحیح مانا ہی نہین ہے اسی کے ذیل مین یہ پیشگوئی بھی انکے نزدیک غلط ہی ہے
اور خاصکر جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ پیشگوئی کا صحیح ہونا صداقت کی نشانی نہین اوسکا کسی
پیشگوئی پر اعتراض کرنا شرارت سے خالی نہین اوسنے تو سارے انبیا کی پیشگویون پر ہاتھ صاف
کر دیا۔ مین مولف فیصلہ آسمانی کے اعتراض کو اوسوقت صحیح اور نیک نیتی پر مبنی سمجھتا جب کہ وہ
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کل پیشگویون کو صحیح مانتے ہوتے اور صرف ایک اسی پیشگوئی
پر انکا اعتراض باقی رہجاتا۔ اور پھر مین پوچھتا ہون کہ کلام اللہ مین ناسخ و منسوخ ماننے والون کو
اور امکان کذب باری کے قائلون کو کسی پیشگوئی کے ٹل جانے یا منسوخ ہو جانے پر اعتراض کرنیکا

کون سا حق ہے -

ہمارے مخالفین اگر جانتے کہ وعید (عذاب) کی پیشگوئی کو ٹال دینا یا فسخ کر دینا بھی اللہ کی سنت مستمرہ مین داخل ہے تو اللہ تعالے پر جھوٹ یا وعدہ خلافی کا الزام ہرگز نہین لگاتے یوعد ولا یوفی کا جملہ لکھکر مولف فیصلہ آسمانی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایداللہ بنصرہ کا بیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ہے - مگر ابو احمد صاحب کا یہ نہایت بیہودہ اعتراض ہے اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ کسقدر وہ چھوٹے دماغ کے آدمی ہین - دیکھئے ابو احمد صاحب حقیقۃ الوحی مین حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام ہی صاف تحریر فرماتے ہین کہ وعید کی پیشگوئی کے ٹل جانے کے بارے مین تمام نبی متفق ہین - رہی وعدہ کی پیشگوئی جس کی نسبت یہ حکم ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ اس کی نسبت بھی ہمارا ایمان ہے کہ خدا اس وعدہ کا تخلف نہین کرتا جو اسکے علم کے موافق ہے لیکن اگر انسان اپنی غلطی سے ایک بات کو خدا کا وعدہ سمجھ لے جیسا کہ حضرت نوحؑ نے سمجھ لیا تھا ایسا تخلف وعدہ جائز ہے - کیونکہ دراصل وہ خدا کا وعدہ نہین انسانی غلطی نے خواہ مخواہ اسکو وعدہ قرار دیا ہے اسی کے متعلق سید عبد القادر جیلانی رح فرماتے ہین قد یوعد ولا یوفی - یعنی کبھی خدا تعالے وعدہ کرتا ہے اور اسکو پورا نہین کرتا اس قول کے یہی معنی ہین کہ اس وعدہ کے ساتھ کوئی مخفی طور پر شرائط ہوتے ہین اور خدا تعالے پر واجب نہین کہ تمام شرائط ظاہر کرے پس اسجگہ ایک کچا آدمی ٹھوکر کھا کر منکر ہو جاتا ہے (جیسا کہ مولف فیصلہ آسمانی کو ٹھوکر لگی کہ اسنے خدا پر جھوٹ کا الزام لگایا) اب ابو احمد صاحب بتائین کہ حضرت خلیفۃ المسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیانات موافق ہین یا مخالف اونکو چاہئے تھا کہ پہلے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کل کتابون ورسالون کا مطالعہ کرتے اور جب ان پر حاوی ہو جاتے تب کوئی اعتراض کرنے کی جرأت کرتے ورنہ یون ہی کاغذ سیاہ کرنے تو لڑکون کو بھی آتا ہے -

ابو احمد صاحب نے کسقدر دلیری کی ہے کہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے عارفانہ کلام پر اعتراض کر کے خدا پر جھوٹ کا الزام لگایا ہے

پھر حضرت موعود علیہ السلام۔ اپنے اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ مرتبہ چہارم کے صفحہ ۱۱-

۱۲- پر ارقام فرماتے ہین کہ۔ "بلکہ علاوہ وعید کے ٹلنے کے جو کرم مولی مین داخل ہے۔ اکابر صوفیہ کا مذہب

ہے جو کبھی وعدہ بھی ٹل جاتا ہے اور اسکا ٹلنا موجب ترقی درجات اہل کمال ہوتا ہے۔ دیکھو فیوض الحرمین

شاہ ولی اللہ اور فتوح الغیب سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہما" اسکے نوٹ مین آپ فرماتے

ہین کہ ان بزرگون نے جو عدم ایفاے وعدہ خدا پر جائز رکہا ہے تو اس سے یہی مراد ہے کہ جائز ہے

کہ جس بات کو انسان نے اپنے ناقص علم کے ساتھہ وعدہ سمجھہ لیا ہے وہ علم باری مین وعدہ

نہو بلکہ اسکے ساتھہ ایسے مخفی شرائط ہون جنکا عدم تحقق وعدہ کے لئے ضروری ہو

انتہی بقدر الحاجتہ اور پھر اسی صفحہ پر تحریر فرماتے ہین کہ اگر تاریخ عذاب کسی کے توبہ استغفار سے

ٹل جاے تو اس کا نام تخلف وعدہ نہین کیونکہ بڑا وعدہ سنت اللہ ہے پس جبکہ سنت اللہ پوری

ہوئی تو وہ ایفاے وعدہ ہوا نہ تخلف وعدہ اسکے حاشیہ پر آپ تحریر فرماتے ہین کہ اگر بیچارے

شیخ بٹالوی کے دل کو دہڑکا پکڑتا ہو کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ "اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ"

(جیساکہ مولف فیصلہ آسمانی کو بھی دھڑکا ہوا ہے) اور تاریخ مقررہ کی کمی بیشی کرنا تخلف وعدہ

کی ایک جزء ہے تو اس سے یاد رکھنا چاہئے کہ وعدہ سے مراد وہ امر ہے جو علم الہی مین بطور وعدہ

قرار پا چکا ہے نہ وہ امر جو انسان اپنے خیال کے مطابق اسکو **قطعی** وعدہ خیال کرتا ہو اسی وجہ سے

المیعاد پر جو **الف** لام ہے وہ عہد ذہنی کی قسم مین سے ہے۔ یعنی وہ امر جو ارادہ قدیمہ مین وعدہ

کے نام سے موسوم ہے گو انسان کو اسکی تفاصیل پر علم ہو یا نہو وہ **غیر متبدل** ہے"

انتہی بقدر الحاجتہ اور اشتہار "مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری اور اوسکے داماد سلطان محمد کی نسبت

جو پیشگوئی تہی اسکی حقیقت" مورخہ ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر مین آپ

تحریر فرماتے ہین کہ ہم کئی بار لکھہ چکے۔ جو تخویف اور انداز کی پیشگویان جسقدر ہوتی ہین جنکے

ذریعہ سے ایک بے باک قوم کو سزا دینا منظور ہوتا ہے ان کی تاریخین اور میعادین تقدیر

مبرم کی طرح نہین ہوتین بلکہ تقدیر معلق کیطرح ہوتی ہین اور وہ لوگ اگر نزول عذاب سے

پہلے توبہ اور استغفار اور رجوع الی الحق سے کسیقدر اپنی شوخیون اور چالاکیون
کی اصلاح کرلین تو وہ عذاب کسی ایسے وقت پر جا پڑتا ہے کہ جب وہ لوگ اپنی
کیطرف پہر رجوع کرین۔ یہی سنت اللہ ہے کہ قرآن کریم اور دوسری آلہی کتابون سے
ثابت ہوتی ہے اور چونکہ یہ سنت مستمرہ اور عادت قدیمہ حضرت باری جل اسمہ کی ہے
اسکی کتابون مین پایا جاتا ہے اسلئے انذار اور تخویف کے الہامات مین کچھ ضرور نہین
شرط کے طور پر اس سنت اللہ کا الہام مین بہی ذکر کیا جاوے کیونکہ کوئی الہام اس
مخالف ہوہی نہین سکتا۔ وجہ یہی کہ ہر ایک الہام کیلئے کتاب آلہی بطور امام اور مہیمن کے
ہے۔ اور ضرور ہے کہ الہام اپنے سنن اور حدود سے تجاوز نہ کرے ورنہ الہام آلہی نہین
پہر آپ حقیقۃ الوحی مین تحریر فرماتے ہین کہ "اس نکاح کے ظہور کیلئے جو آسمان پر پڑہا گیا تہا
خدا کی طرف سے ایک شرط تہی اور وہ یہ کہ "ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک
پس جب ان لوگون نے شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہوگیا۔ یا تاخیر مین پڑگیا۔ کیا آپکو خبر
نہین یمحو اللہ ما یشاء ویثبت۔ نکاح آسمان پر پڑہا گیا ہو یا عرش پر مگر آخر وہ سب
شرطی تہی۔ شیطانی وساوس سے الگ ہوکر اسکو سوچنا چاہئے۔" مزید توضیح کیلئے حضرت
سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وہ عارفانہ اور حکیمانہ کلام بہی مقالہ ۵۶ سے نقل کرتا
جسکا حوالہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے دیا ہے۔

فیختار العبد مع اللہ عزوجل و	کامل عبودیت کے بعد بندہ اللہ تعالے کو پسند کرلیتا ہے
یرید بارادتہ عزوجل ویدبر بتدبیرہ	اور اللہ ہی ارادہ و تدبیر و مشیت و رضا کے ساتھ اپنے ارادہ
ویشاء بمشیئتہ ویرضی برضاہ و	و تدبیر و مشیت و رضا کو وابستہ کرلیتا ہے اور اسی کا حکم مانتا ہے
یمتثل امرہ دون غیرہ ولا یری	نہ غیر کا اور اللہ کے سوا کسی کا حقیقی وجود و فعل نہین دیکھتا
لغیرہ عزوجل وجودا ولا فعلا	پس ایسے وقت مین ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالے اپنے
فیجوز ان یعدہ اللہ الوعد و	بندے سے کوئی وعدہ کرے اور ظاہر نہ کرے بندے کو

ولا يظهر للعبد وفاء بذلك ولا يبلغه ما قد توهمه من ذلك لأن الغيرية قد زالت بزوال الهوى والارادة وطلب الحظوظ وصار في نفسه فعل الله عز وجل فلا يضاف اليه وعد ولا خلف لان هذا من صفة من له هوى وارادة فيصير الوعد حينئذ في حقه مع الله كرجل عزم على فعل شيء في نفسه ونواه ثم صرفه الى غيره كالناسخ والمنسوخ فيما اوحى الله عز وجل الى نبينا محمد صلعم ما ننسخ من آية او ننسها نأت بخير منها او مثلها الم تعلم ان الله على كل شيء قدير

لئے اس وعدہ کی وفا کو اور پہنچتا ہی نہیں اسبات پر جسکا بندے کو خیال تھا کیونکہ اس بندے اور اسکے معبود مین غیریت اسلیئے دور ہوگئی کہ بندے کی خواہش دور ہوگئی اور اسکا ارادہ اور طلب بھی تو اسلیئے اس بندے کے افعال افعال اللہ ہو جاتے ہین تو وہ وعدہ اور اسکے خلاف کا معاملہ اللہ تعالے کی ذات سے وابستہ ہو گیا کیونکہ وعدہ اور اسکا خلاف تو غیریت سے وابستہ تھا پس اسوقت عبودیت مین جو وعدے اس بندے سے ہوے ہین ایسے ہو جاتے ہین کہ گویا کسی بندے نے آپ ہی ارادہ کیا اور پھر اس ارادہ اور نیت کو کسی دوسرے کام مین لگا دیا اور یہ معاملہ ناسخ و منسوخ کیطرح ہو جاتا ہے اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین جو ہمارے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی فرمائی اس مین فرمایا ہے۔ اگر ہم منسوخ کردین کسی بات کو یا بھلا دین تو لاتے ہین بہتر اس سے یا اسکی مثل کیا تو نہین جانتا کہ اللہ تعالے ہر چیز پر قادر ہے۔

ہمارے مخدوم صادق حضرت مفتی محمد صادق صاحب فاضل عبرانی نے عذاب کے ٹل جانے پر کیسی اچھی عام فہم مثال پیش کی ہے کہ۔ اگر اسی کا نام وعدہ خلافی ہے تو پھر بڑے وعدہ خلاف تمہارے جارج قیصر (خلد اللہ ملکہ) ہونگے جنکی سرکار نے کسی کو دس سال کی قید دی تھی اور کسی کو پانچ سال کی اور کسی کو دو سال کی اور کارونیشن کے دنون مین ہنوز انکی قید کے دن پورے نہوے تھے کہ انکو چھوڑ دیا اب ہمارے اندھے مخالف مولویون کے نزدیک تو شاید

بھی وعدہ خلافی ہوگی -

سب سے بڑی بات دیکھنے کے لائق یہ ہے کہ پیشگوئی کے مطابق جبکہ احمد بیگ مر گیا تو اسکے بعد سے آج تک اسکے خاندان کی حالت کیسی رہی ہے - کیا اس خاندان میں اب بھی کوئی اسلام کی توہین اور معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹھٹھا کرنے والا اور مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کرنے والا رہ گیا ہے ؟ ایک سلیم الفطرت انسان یہیں سے نتیجہ نکال لیگا - اسلئے ہم حضرت مولوی شیخ یعقوب علی صاحب کی کتاب آئینہ حق نما کے صفحہ کا اقتباس کر کے لکھتے ہیں - تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ پیشگوئی کی مطابق احمد بیگ کے مرنیکے بعد [illegible]

"ان تمام بیانات سے واضح ہو گیا کہ یہ پیشگوئی بڑی صفائی سے پوری ہوئی اور وہ لوگ بڑے ظالم طبع ہیں جو اس پر اعتراض کرتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ اب کوئی حصہ باقی رہ گیا ہو - توبی توبی کا الہام تو ایسا پورا ہوا کہ مرزا احمد بیگ کی بیوی ہمارے اس سلسلہ کو نہایت عظمت کی نگاہ سے دیکھتی اور انکی دو بیٹیاں اس سلسلہ میں خدا کے فضل سے داخل ہیں اور لڑکا بھی حسن ظن رکھتا ہے - ایسا ہی مرزا امام الدین اور مرزا نظام الدین جو سب سے پہلے کسی نشان کے طالب تھے گو وہ فوت ہو گئے مگر خدا تعالےٰ نے مرزا امام الدین کی حقیقی لڑکی کو جو خان بہادر مرزا سلطان احمد (مسیح موعود کے صاحبزادہ) کے گھر میں ہے اس سلسلہ حقہ کی شناخت عطا کی اور وہ توبہ کر کے مریدین میں داخل ہو چکی ہے اس سے بڑھ کر اور اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ثبوت کیا ہوگا - وللہ الحمد

ہمارے پیارے آقا و مرشد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہا السلام نے اس قسم کی پیشگوئیوں کے متعلق ایسا لاجواب اور جامع اصول قرآنی ارقام فرمایا ہے جسکے سمجھ لینے کے بعد مذکورہ بالا پیشگوئی پر کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا ہے - تبرکاً ریویو آف ریلیجنز جلد ۷ نمبر ۷ صفحہ ۲۷۶ سے نقل کرتا ہوں - آپ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک لڑکی کے متعلق اس سے آپکی شادی ہوگی اور پانچویں اولاد کی بشارت پر جو اعتراض الکافۃ وباللہ قرآنی جواب یہ ہے

کتب سماویہ کا طرز ہے کہ مخاطب سے گاہے خود مخاطب مراد ہوتا ہے اور گاہے وہ اور اسکا جانشین اور اسکی اولاد بلکہ اسکا مثیل مراد ہوتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالے زمانہ نبوی مین فرماتا ہی اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ اس حکم الٰہی مین خود مخاطب اور انکے بعد کے لوگ شامل ہیں جو ان مخاطبین کی نسل ہیں اور "جعلکم ملوکا" مین مخاطب تو مراد ہی نہین مگر اس کے پس ماندون مین بھی بعض ہی مراد ہین کیونکہ بنی اسرائیل اس خطاب کے وقت بادشاہ نہ تھے بلکہ اس خطاب کے بعد چالیس برس جنگل مین بھٹکتے پھرے ہلاک ہوے اور اس نسل مین سیواے دو کے کسی کا پتہ نہین۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بنی اسرائیل کو ارشاد ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ مرتکب نہین۔

۱ واذ نجیناکم من آل فرعون
یسومونکم سوء العذاب
یذبحون ابناءکم ویستحیون
نساءکم۔ اور فرماتا ہی ۲ واذ فرقنا بکم
البحر فانجیناکم۔ پھر فرماتا ہے
۳ ثم اتخذتم العجل من بعدہ وانتم
ظالمون۔ ۴ واذ قلنا ادخلوا
ھذہ القریۃ فکلوا منھا۔ ۵ واذ
قلتم یا موسیٰ لن نصبر علے
طعام واحد۔

۱ اور یاد کرو جب ہمنے بچایا تمکو فرعون سے تمکو برا دکھ
دیتے تھے اور تمہارے بیٹیون کو ذبح کرتے اور تمہاری
عورتون کو زندہ رکھتے
۲ اور جب فرق ڈال دیا ہم نے تمھارے لئے دریا میں
اور بچایا تم کو۔
۳ اور پھر بنا لیا تمنے بچھڑے کو معبود پیچھے اسکے اور تم
ظالم ہو۔ ۴ جب کہا ہمنے داخل ہو تم اس بستی مین اور
کھاؤ تم اس سے۔
۵ اور جب کہا تمنے اے موسیٰ صبر نہ کرینگے ایک طعام
پر بس دعا مانگ ہمارے لئے۔ اور اکثر ہے یہ طرز قرآن

مین ہے کہ مخاطب کوئی ہوتا ہے اور مراد وہی اور گاہے اسکا مثیل ہوتا ہے۔ اسیطرح ضمیر غائب مین کبھی خود مرجع مراد ہوتا ہے اور گاہے اسکا مثل نحو مین "اخذت الدرہم ونصفہ" کی مثال ہے کیونکہ اس سے منشاء یہ ہے ڈیڑھ درم ہوتا ہے نہ ایک درم

اور قرآن کریم کی بہت جگہ مین سے ایک جگہ لکھتا ہون "وما یعمر من معمر و لا ینقص من عمرہ" اور نہین عمر دیا جاتا بوڑھا اور نہ کچھ کم کیا جاتا ہے۔ بوڑھے بوڑھے کی مثل اور کم عمر کی عمر سے۔ اس آیت مین عمرہ کی ضمیر معمر کی طرف نہین جا سکتی اسلئے معمر کی مثال اور انسان مراد ہے۔

ضمیر متکلم مین بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ چند مثالین سن لو۔ لوکان لنا من الامر شئ ماقتلنا ھھنا۔ ترجمہ۔ اگر اس حکومت مین ہمارا تعلق اور دخل ہوتا۔ تو ہم یہان نہ مارے جاتے اب یہان ایک مسلمان غور کرے کہ قتلنا کہنے والے کیا مقتول اور جنگ احد کے شہید ہین یا انکے زندہ بھائی بند مراد ہین۔ ایک جگہ اللہ تعالے فرماتا ہے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ہمنے اس قرآن کو لیلۃ القدر میں اوتارا ہے اور اللہ تعالے اپنے کو تعظیماً یا جسطرح ہو قرآن کریم کا منزل بیان فرماتا ہو پھر اپنے خادم کو فرماتا ہے "نزل بہ الروح الامین" اس قرآن کو روح الامین نے نازل کیا ہے بلکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا جبرئیل کی نسبت فرماتا ہے۔ "انہ لقول رسول کریم" یہ قرآن رسول کریم کا قول ہے۔

اسماء ظاہر مین بھی جب وہ فاعل ہون ایسا ہی قاعدہ قرآن کریم مین پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالے ایک جگہ فرماتا ہے "اللہ یتوفی الانفس حین موتھا" اللہ تعالے روح کو قبض کر لیتا ہے موت کے وقت اور پھر فرماتا ہے "قل یتوفیکم ملک الموت الذی وکل بکم ملک الموت" جو تمپر وکیل ہے وہ تمہاری روح قبض کرتا ہے اور پھر فرماتا ہے ان الذین تتوفیھم الملئکۃ ظالمی انفسھم ان ظالمون کو ملائکہ قبض کرتے ہین۔ ان آیات کریمہ مین ایک اللہ تعالے ہی کو متوفی فرمایا ہے اور پھر ملک الموت کو اور پھر اوپر ملائکہ کو۔ اب تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہین ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھکر لکھتا ہون کہ جب مخاطبت مین مخاطب کی اولاد مخاطب کے جانشین

اور داماد کے داخل ہو سکتے ہین تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہین
ہو سکتی اور کیا اپنے فرائض بنات البنات کو حکم بنات کا نہین مل سکتا - اور کیا مرزا
کی اولاد مرزا کی عصبہ نہین - مین نے بارہا عزیز میان محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو
جاوے اور یہ لڑکی نکاح مین نہ آوے تو ہرگز میری عقیدت مین تزلزل نہین آسکتا ہے یہی وجہ
بیان کی والله الحمد انتہی بقدر الحاجة بخوف طوالت اب مین اس مضمون کو
ختم کرتا ہون - اگر کسی کی تشفی نہین ہوئی ہو تو اسکو چاہئے کہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۷ نمبر ۶
"صادقون کی روشنی" مصنفہ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد مدظلہ اور آئینہ صداقت
مولفہ حضرت مفتی محمد صادق اور آئینہ حق نما بجواب الہامات مرزا مصنفہ حضرت مولوی یعقوب علی
صاحب تراب احمدی اور تشحیذ الاذہان مورخہ فروری ۱۹۱۵ء حضرت اکمل صاحب کا مطالعہ
کرے - ان کتابون مین ہر ایک پہلو سے پیشگوئی مذکور کی صداقت کو دکھایا گیا ہے اور
تمام شبہات کا ازالہ کر دیا گیا ہے - ان جوابونکو پڑھکر بھی کوئی شخص نکاح کی پیشگوئی پر
اعتراض کرے تو بلا شبہ اسکی فطرت ان عیسائیون کیطرح ہے جنہون نے افضل البشر سید
المرسلین حضرت محمد مصطفے احمد مجتبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اعلی خوبیون پاک
اور روشن تعلیمون کو قصداً چھوڑ کر خباثت باطنی کے سبب حضرت ام المومنین زینب
رضی اللہ تعالے عنہا کے نکاح پر (جسکا مقصد اصلاح اور سلیم الفطرت لوگون کے لئے
اسوہ حسنہ تھا) اعتراض کرتے ہین اور معاذ اللہ اس کامل مزکی کی ذات پاک پر ناپاک
الزام لگاتے ہین جیسا کہ پادری عماد الدین لاہز ڈی ڈی اپنی کتاب تواریخ محمدی کے صفحہ ۱۶۴
پر لکھتا ہے کہ اسکے بعد محمد صاحب بے اذن اس گھر مین چلے آئے اسوقت زینب ننگے سر گھر مین
بیٹھی تھی بولی یا رسول اللہ بے نکاح اور بے گواہ آپ چلے آئے فرمایا اللہ نے آسمان پر نکاح
پڑھا جبرئیل فرشتہ گواہ ہوا وہی پادری پھر دوسرے جگہ صفحہ ۱۸۹ و ۱۸۶ لکھتا ہے بغیر نکاح اور گواہ
کے اپنی مرضی سے جب چاہے جس عورت کو چاہین اپنی زوجہ بنا لین کچھ حاجت نہین کہ جائز ہوں

کے سامنے نکاح ہو یہ خصائص حضرت کے علماء محمدیہ نے قران حدیث سے نکال کر بیان کئے ہین، معاذ اللہ اسی قسم کے بہت گندے اور ناپاک اعتراضات بدبخت پادری نے ابو احمد صاحب اور انکے ہمخیال علماء کے گھر کی کتاب مدارج النبوت اور روضۃ الاحباب سے نکال نکال کر دکھائے ہین جسکو سنکر ایک سچے مسلمان کا رونگٹا کھڑا ہو جاتا ہے - قلم یاری نہین دیتا اور ادب آنجناب مانع ہے اسلئے اسی حوالہ پر بس کرتا ہون - مسیح موعود علیہ السلام کے آسمانی نکاح پر اعتراض کرنے والے اور منکرین رسول کے نقش قدم پر چلنے والے ابھی تک ایسے مشاق نہین ہوے ہین جسقدر کہ پادری صاحبان ہین - پس مسیح موعود علیہ السلام کے اعلی تعلیمات اور روشن نشانات کو چھوڑکر اور معارف اور حکمت کی باتون سے منہ موڑکر صرف مذکورہ بالا پیشگوئی پر (جسکے اندر لوگون کی اصلاح مقصود تھی اور وہ پوری ہوئی) اعتراض کرنا انہین بدنصیبون کا کام جو اگلے مکذبین کے مثیل ہین اور منہاج نبوت سے واقف نہین اور جو الہامی الفاظ کو چھوڑکر ملہم کے اپنے اجتہاد کو اصل ٹھہراتے ہین -

اس پیشگوئی کے ابتدا اور انتہا پر خدا ترسی کے ساتھہ غور کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ خدا کے اس برگزیدہ بندے کو یہ لگن لگی ہوئی تھی احمد بیگ کا خاندان اصلاح پاجاے اسلام کی توہین سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر ٹھٹھا کرنے سے باز آجاے اور دہریت اور الحاد کی بنیاد اکھڑ جاے - چنانچہ ایسا ہی ہوا - جن لوگون نے مخالفت کی اور شرارت پر اڑے رہے وہ حسب پیشگوئی ہلاک ہوے اور جنہون نے مخالفت چھوڑی توبہ اور استغفار کیا اور رجوع لائے وہ اصلاح پاگئے -

اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک کی تحت مین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات صداقت آیات کے بعد بہت سی پیشگوئیان بفضلہ تعالے پوری ہوئین اور ہو رہی ہین جیسا کہ "تزلزل در ایوان کسرے فتاد" کی پیشگوئی اور ایران کی موجودہ تباہی سلطنت ترکی کے متعلق تقریبا بارہ برس قبل آپکا کشف اور غلبت الروم فی الارض

فی اذنی اکلنا وهم من بعد غلبهم سیغلبون" کی پیشگوئی اور ترکی کی موجودہ لڑائی۔کوریا اور بنگالہ
کی نسبت پیشگوئیان اور انکا وقوع یہ سب تازہ بتازہ نشانات ہین جو کہ نہایت صفائی سے پورے
ہوئے۔کیا ان بین آیتون مین اولی الالباب کیلئے نشان نہین۔ان فی ذلک لاٰیة
وماکان اکثرهم مومنین ط مین سچ سچ کہتا ہون کہ

بنگالہ کی نسبت پیشگوئی

جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے الہام الہی سے خبر پاکر سنہ ۱۹۰۶ء مین کی تھی
اور جو کہ سنہ ۱۹۱۱ء مین پوری ہوئی ایک طالب حق کی تسلی کے لئے کافی ہے "پہلے بنگالہ کی
نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا اب انکی دلجوئی ہوگی" الہام الہی سے یہ خبر اس برگزیدہ خدا نے اس
وقت سنائی تھی جبکہ پولٹیکل دنیا کا اسپر اجماع ہو چکا تھا کہ تقسیم بنگالہ کی نسبت بنگالیون کی ہرگز
سنی نہین جائیگی حضور وزیر ہند کے ایوان وزارت اور پارلیمنٹ کی عالیشان عمارت مین بار
بار یہ صدا تحکمانہ شان سے گونج چکی تھی کہ تقسیم بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا ہے وہ اٹل ہے
منسوخ یا ترمیم نہین ہو سکتا۔بنگالیون کا وہ ناعاقبت اندیش گروہ جو کہ بیش قیمت انسانونکے
ذبح کرنے پر تلا ہوا تھا خطرناک اور خونفشان جرم کرتے کرتے تھک چکا تھا۔انتہائی ناامیدی سے
انکے جوش ٹھنڈے پڑچکے تھے اعلی سے اعلی پولیٹشن بنگالی کے دماغ مین یہ وہم بھی اسوقت نہین
گذرا ہوگا کہ تقسیم بنگالہ کی نسبت میری دلجوئی ہوگئی۔اور گورنمنٹ کے صاف جواب دیدینے پر
بھی میری بات اوپر ہوگی۔کہ وہ قادر و توانا خدا۔زندہ اور متکلم خدا اپنی قدرت منوانے اپنی ہستی
اور انا الموجود اور "فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من الرسول" کا ثبوت دینے
اور نیز وحی والہام کے منکرون اور اوسپر ہنسی مذاق اوڑانے والون کو ساکت کرنے کے
لئے غیب سے پھر شوکت اور بارعب آواز قادرانہ شان سے سنائی کہ "پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم
جاری کیا گیا تھا اب انکی دلجوئی ہوگئی" الہام الہی سے اس خبر ہما اس ملہم ربانی کا اخبار مین

ف۵ اسوقت مین صرف ایک اخبار نیر کالش ہند لاہور کی تحریر کا اقتباس یہان درج کرنا ہون (بقیہ صفحہ آیندہ)

ف۵ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ترکونکو اس زمانہ کے مامور من اللہ کی شناخت کا موقعہ عنایت کرے اور موجودہ جنگ مین انکو کامل اور فتح

خوب خوب مذاق اڑایا گیا۔ لیکن وہ خدا جو کہ ناممکن کو ممکن کر دکھاتا ہے اس نے ہمارے شاہنشاہ معظم جارج پنجم خلد اللہ ملکہ وشوکتہ کے قلب مبارک مین خلاف معمول شاہنشاہ پیشین یہ تحریک ڈالی کہ وہ ہندوستان تشریف لائین اور اپنی زبان مبارک سے ہزارون چیدہ اور تعلیم یافتہ معزز اور شریف لوگون کے سامنے جاہ وحشم کے ساتھ اس پیشگوئی کو (جو کہ خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام الہام الہی سے خبر پاکر کی تھی) پوری کرین[۵۱] مبارک ہین وہ انسان جو ملہم ربانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا انکار نہ کرین۔ کیا مولف فیصلہ آسمانی نے (اگر وہ طالب حق تھے) ابھی تک اس تازہ نشان پر ایمان نہین لایا جسکے وقوع کے گواہ سارے جہان کے لوگ ہین۔ اگر کوئی اعتراض ہے[۵۲] تو شستہ اور مہذب الفاظ مین پیش کرے معقول اور دلنشین جواب پاوے۔ مین تو کہتا ہون کہ عالیجناب لارڈ کرزن جیسے ویسرا کا تقسیم بنگالہ کرنا اور بنگالیون کا اسپر مخالفت کرنا جوش دکھانا اور حضور ملک معظم جارج پنجم کا خلاف معمول

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴ جس سے معلوم ہو جائیگا کہ اس پیشگوئی کے متعلق اہل ملک کی کیا رائے تھی "تقسیم بنگالہ منسوخ ہو جائیگی" ناظرین اس نوٹ کی سرخی کو دیکھکر حیران ہونگے اور پوچھینگے کہ کیا مسٹر جان مارلے وزیر ہند نے کوئی تار بھیجا ہے کہ یہ تقسیم کردی جائیگی ہم اسکے جواب مین صرف اتنا کہتے ہین کہ گورنمنٹ نے اپنے عمل سے کوئی امید نہین دلائی بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو الہام ہوا ہے کہ تقسیم بنگالہ کے متعلق لوگونکی دلجوئی کی جائیگی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نئی گورنمنٹ کی خدمت مین پروٹسٹ بھیج چکے کوئی نہ منی گئی جلسے کر چکے۔ تقریرین کر چکے کوئی شنوائی ہوئی بطور دھمکی کے وہ انگریزی اشیاء کا استعمال بھی قطعاً ناجائز قرار دے چکے کچھ نہ بنا تو مرزا صاحب کے اس ڈھونگ سے کچھ بن جائیگا۔ ہم جانتے ہین کہ مرزا صاحب کا الہام اس بارے مین کچھ نہین کر سکتا"

۶ مارچ ۱۹۰۶ء پرکاش کی رائے پڑھنے سے اس پیشگوئی کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے وہ لکھتا ہے کہ "ہندوستان کی پولیٹکل امیدون کا خاتمہ ہو گیا پچھلے دنون مسٹر ہربرٹ رابرٹس نے تقسیم بنگالہ کے سوال پر ترمیم پیش کرنے پر مسٹر مارلے وزیر ہند نے سوال کو اسطرح ٹال دیا۔۔۔ (بقیہ صفحہ آئندہ)

۵۱ وہ فرمان جو ملک معظم نے تقسیم بنگال کے متعلق فرمایا اسکا حاصل مطلب اور خلاصہ یہ ہے۔ آیندہ کلکتہ کی بجائے دہلی ہندوستان کا پایہ تخت ہوگا اور تقسیم بنگال مین یون ترمیم کی جائیگی کہ شرقی بنگال اور مغربی بنگال دونون کا ایک گورنر ہوگا اور بہار اور ناگپور اور اڑیسہ وغیرہ کا ایک علیحدہ صوبہ ہوگا۔

۵۲ اب اگر اعتراض یہ کیا جاتا ہو کہ مسٹر فار کی منسوخی ہونے پر اس پیشگوئی کو بیان کیا گیا تھا اب کیون کہا

ہو جاتا ہے کہ دربار تاجپوشی مین یہ پیشگوئی پوری ہوئی مین کہتا ہون کہ اسوقت بھی بنگالیونکی دلجوئی ہوئی تھی اور اسوقت بھی واضح طریق سے

ہندوستان تشریف لانا نئے معمورہ کے لئے بنیاد قائم کرنا یہ سب اسلئے تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نشان ظاہر ہو۔ جب تک کہ لارڈ کرزن اور تقسیم بنگالہ کا ذکر رہیگا جبتک کہ تاج انگلشیہ کے وفادار اور جان نثار افسرون کا خون (جو کہ صرف اسوجہ سے بہایا گیا کہ تقسیم بنگالہ کیون ہوا) اور قاتلون کا عبرتناک واقعہ یاد رہیگا مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام الٰہی لوگون کو سبق دیتا رہیگا کہ لوگو! اس قسم کے وحشیانہ حملے اور ناجائز جوش دکھا کر وجسکا نتیجہ ہلاکت اور تباہی ہے۔ انسانی کوشش سے کچھ نہیں ہوتا جبتک کہ خدا کی مرضی نہو اور اسکی مرضی کو کوئی قوت ٹال نہیں سکتی اگر حضور شاہنشاہ معظم جارج پنجم (خدا انکا حامی و ناصر ہو) کی تشریف آوری کی یادگار مین دہلی مین یہ نیا شہر آباد ہو رہا ہے اور ضرور اونہی یادگارین آباد ہو رہا ہے تو بیشک اسکے ساتھ ساتھ اوس معمورہ کے افق اعلی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سلطنت انگلشیہ کے دعا گو انسان کا یہ روشن نشان نہایت آب تاب سے چمکتا رہیگا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۵) کر دیا وجہ جو دی اسکو پڑھ کر ایک بچہ بھی ہنس دیگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ۔ تقسیم بنگالہ کی تجویز لوگون کی مرضی کے خلاف پاس کی گئی ہے لیکن چونکہ اب جوش کم ہونے لگا ہے اسلئے اس سوال کو میں چھیڑنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ملک کو اب الہام اور چین ہے۔ پرکاش کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ مسٹر مارلے کے جواب کے ساتھ ایک اور معاملہ کا تعلق ہے اور وہ مرزا غلام احمد کی پیشگوئی بابت بنگال ہے اس جواب نے مرزا صاحب کی پیشگوئی کو قطعی طور پر غلط ثابت کر دیا ہے۔ لیکن کیا خیال تھا کہ انکے سر پر الٰہی جلد ہی آفت نازل ہوگی اور انہیں دنیا کے سامنے روسیاہ ہونا پڑیگا۔ گورنمنٹ نے تقسیم بنگالہ کے متعلق اتنی دلجوئی ضرور کی کہ ان کی پولیٹیکل امید وانکا خاتمہ کر دیا۔

مفتری علی اللہ کی بحث میں ابو احمد رحمانی مولف فیصلہ آسمانی کا افترا

سورہ الحاقہ میں ہے۔ انہ لقول رسول کریم وما ہو بقول شاعر قلیلاً ماتومنون۔ ولا بقول کاہن قلیلاً ماتذکرون۔ تنزیل من رب العالمین۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین۔ یعنی یہ قرآن کلام رسول کا ہے یعنی وحی کے ذریعہ سے اسکو پہونچا ہے اور یہ شاعر کا کلام نہیں مگر چونکہ تمہین ایمانی فراست سے کم حصہ ہے اسلئے تم اسکو پہچانتے نہیں۔ یہ کاہن کا کلام نہیں یعنی اسکا کلام نہیں جو جنات سے تعلق رکھتا ہو۔ مگر تمہین تدبر اور تذکر کا بہت کم حصہ دیا گیا ہے اسلئے ایسا خیال کرتے ہو۔ تم نہیں سوچتے کہ کاہن کس پست اور ذلیل حالت میں ہوتے ہین۔ بلکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے جو عالم اجسام اور عالم ارواح دونوں کا رب ہے۔ یعنی جیسا کہ وہ تمہارے اجسام کی تربیت کرتا ہے ایسا ہی وہ تمہاری روحون کی تربیت کرتا ہے۔ اور اسی ربوبیت کے تقاضا کی وجہ سے اس نے رسول کو بھیجا ہے اور اگر یہ رسول کچھ اپنی طرف سے بنا لیتا اور کہتا کہ فلان بات خدا نے میرے پر وحی کی ہے۔ حالانکہ وہ کلام اسکا ہوتا نہ خدا کا تو ہم اسکا دایان ہاتھ پکڑ لیتے اور پھر اسکی رگ جان کاٹ دیتے اور کوئی تم مین سے اسکو بچا نہ سکتا۔

قرآن پاک کی اس دلیل کو غلط ثابت کرنے کے لئے مولف فیصلہ آسمانی ابو احمد رحمانی نے بہت کچھ ہاتھ پاؤن مارا ہے اور نادانی سے اسپر چند اعتراض کئے ہین۔ اسکے ہوا خواہون کو معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن مجید کی اس دلیل کو جھٹلانے کی کوشش اور اس پر جاہلانہ اعتراض کرنے ابو احمد صاحب پہلے شخص نہین ہین بلکہ انکے پہلے حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر نے اور اسکے بھی پہلے عیسائی صاحبان نے سید المرسلین خاتم النبیین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کے صداقت کی اس دلیل کو مشتبہ کرنے کی ناجائز اور بے ثبوت کوشش کر چکے ہین اور مولف فیصلہ آسمانی ابواحمد صاحب انکے خوشہ چین ہین - چنانچہ جو جواب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حافظ محمد یوسف صاحب[۵] کو دیا تھا وہی جواب ان پر بھی چسپان ہوتا ہی "اب ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر دلیل پیش کرتا ہے کہ اگر وہ ہماری طرف سے نہ ہوتا تو ہم اسکو ہلاک کر دیتے - اور وہ ہرگز زندہ نہ رہ سکتا گو تم اسکے بچانے کی کوشش بھی کرتے" لیکن ابواحمد صاحب اس دلیل کو نہین ملنتے ہین اور گو اسبات کا اقرار بھی کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی تمام و کمال مدت تیئس ۲۳ برس کی تھی - مگر وہ اس سے زیادہ مدت تک جھوٹے دعوی نبوت و رسالت کے کرنیوالنکے دکھانے کا دعوے کرتے ہین کہ باوجود جھوٹا دعوے الہام و وحی کرنے اور خدا پر افترا باندھنے کے وہ تیئس ۲۳ برس سے زیادہ تک زندہ رہے لہذا مولف فیصلہ آسمانی کے نزدیک قران شریف کی یہ دلیل باطل اور ہیچ ہے اور "حجت معقولی سے خالی" ہے - کوئی دلیل و حجت نہین ہے"

مولف فیصلہ آسمانی نے کتاب انجام آتھم کے صفحہ ۴۹ سے اپنے رسالہ کے ۴۵ - صفحہ پر یہ عبارت نقل کی ہے "قران شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا مین دست بدست سزا پالیتا ہے - اور خدا اے غیور کبھی اسکو امن مین چھوڑتا اور اسکی عزت اسکو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے"

ناظرین! حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام کا مدعا کس قسم کے مفتری سے ہے اسکو ابواحمد رحمانی صاحب نے قصداً چھوڑ دیا ہے - اور اپنی طرف سے مفتری کی اصطلاح قائم کر کے اسکی تردید کی ہے - جس مقام سے مولف نے عبارت نقل کی ہے وہین پر اسکے اعتراض کا جواب ہی چنانچہ صفحہ مذکور پر حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہین کہ ہماری

---

[۵] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پانچسو روپے کا ایک انعامی اشتہار شایع کیا جس مین حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر کے علاوہ ہندوستان کے ائمہ مولوی منتقل ہو تو یا پیر مہر علی شاہ گولڑوی میان صاحب نذیر حسین دہلوی مولوی محمد بشیر بھوپالوی مولوی عبدالحق صاحب دہلوی تفسیر حقانی مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ثناء اللہ امرتسری (بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹ پر)

مخالف مولوی اس بات کو مانتے ہین کہ خداے تعالی نے قرآن شریف مین ایسے شخص سے کسقدر بیزاری ظاہر کی ہے جو کہ خدا پر افترا باندھتا ہے یہان تک کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اگر وہ بعض قول میرے پر افترا کرتا تو مین فی الفور پکڑ لیتا اور رگ جان کاٹ دیتا۔ غرض خدائتعالے پر افترا کرنا اور یہ کہنا کہ فلان فلان الہام مجھے خداے تعالے کی طرف سے ہوا ہے حالانکہ کچھ بھی نہین ہوا ایک ایسا گناہ ہے کہ اسکی سزا مین صرف جہنم کی وعید نہین بلکہ قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا مین دست بدست سزا پالیتا ہے۔ اور خداے غیور کبھی اسکو امن مین نہین چھوڑتا۔ اور اسکی غیرت اسکو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کر دیتی ہے۔ اسی طرح ابو احمد صاحب نے اور بھی حضرت اقدس کی عبارت نقل کی ہے۔ اور وہان بھی مفتری کی تعریف حضرت اقدس کے الفاظ مین ظاہر نہین کی ہے۔ اور قصداً اوس عبارت کو چھوڑ دیا ہے۔ اگر ایمانداری کے ساتھ پوری عبارت نقل کرتے تو ہرگز یہ اعتراض وارد نہین ہوتا جسکو وہ اعتراض سمجھے ہوئے ہین جیسا کہ انہون نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۴۴ پر حاشیہ انجام اتھم کی عبارت کتر بیونت کر کے نقل کی ہے۔ اہم ل تحقیقات سے کہتے ہین کہ ایسا افترا (کیسا افترا اسکی تعریف ابو احمد صاحب نے قصداً چھوڑ دی ہے) کبھی کسی زمانہ مین چل نہین سکتا۔ یہ مولف کی شرارت اور بے ایمانی کی بین دلیل ہے کہ اُسنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مفہوم اور منشاء کے خلاف اکی عبارت کیطرف

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۸) علماے ندوۃ الاسلام معرفت مولوی محمد علی سکرٹری ندوۃ العلماء وغیرہ وغیرہ کے نام لکھکر انکو انعامی چیلنج دیا تھا جیسا کہ حضرت اقدس اشتہار مذکور کے صفحہ ۱ پر ارقام فرماتے ہین کہ
اگر حافظ صاحب اور انکے دوسرے ہم مشرب جنکے نام ہین نے اس اشتہار مین لکھے ہین۔ اپنے دعوے مین صادق ہین یعنی اگر یہ بات صحیح ہے کہ کوئی شخص نبی یا رسول اور مامور من اللہ ہونے کا دعوے کر کے اور کھلے کھلے طور پر خدا کے نام پر کلمات لوگونکو سنا کر بھی باوجود مفتری ہونے کے برابر تئیس ۲۳ برس تک جو زمانہ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے زندہ رہا تو مین ایسے نظیر پیش کرنے والے کو بعد اسکے کہ مجھے میرے ثبوت کے موافق یا قرآن کے ثبوت کے موافق ثبوت دیوے پانسو روپیہ نقد دونگا اگر ایسے کئی ہون تو انکو اختیار ہوگا کہ وہ روپیہ باہم تقسیم کرین۔ بقیہ حاشیہ صفحہ آیندہ

ایسی باتوں کو منسوب کیا جو کہ اونکی تحریر میں نہیں ہے انہوں نے کب لکھا ہے اور کس جگہ لکھا ہے کہ حکومت اور بادشاہت نبوت کے صداقت کی دلیل ہے ۔ یا جو شخص کہ عیش و آرام سے زندگی بسر کرتا ہے وہ نبی ہو جاتا ہے ۔ غضب خدا کا اسقدر جعل اور فریب دہی پر ابو احمد صاحب نے کیوں کمر باندھی ہے کسی کے دعوی و دلیل کی تردید نیک نیتی کے ساتھ بجائے خود ایک اچھا طریقہ ہے ۔ لیکن تردید کرنے میں فریب اور جھوٹ استعمال کرنا نہایت شرمناک اور بزدلانہ وطیرہ ہے ۔ احمدیوں کو کہا جاتا ہے کہ فیصلہ آسمانی کو غور سے پڑھو اور بار بار پڑھو بخدا جس قدر کہ فیصلہ آسمانی کو میں نے غور اور تدبر سے بار بار پڑھتا ہوں اوسی قدر زیادہ ابو احمد صاحب کی بے ایمانی اور بددیانتی ظاہر ہوتی جاتی ہے ۔ میں بھی ناظرین سے سفارش کرتا ہوں کہ فیصلہ آسمانی کو خوب پڑھیں اور بار بار مطالع فرماویں اور ہر ایک امر کی تہ تک پہونچنے کی کوشش کریں ۔ اور اسکے جواب کو سامنے رکھکر موازنہ کریں ۔ کیا مولف فیصلہ آسمانی میں اتنی اخلاقی جرأت ہے کہ وہ غیر احمدیوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتابوں کے پڑھنے کی تحریک کریں ۔ اور اشتہار شائع کردیں کہ جھوٹ اور سچ معلوم کرنے کے لئے سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو بغور پڑھو ۔ حاصل کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مقام پر افترا کے معنی کھول کر بیان کر دیا ہے ۔ چنانچہ انجام آتھم کے صفحہ ۶۳ کے حاشیہ پر (جہاں پر سے مولف نے عبارت نقل کی ہے) آپ خود تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے دل میں یہ سوال پیدا ہو کہ دنیا میں صدہا جھوٹے مذہب ہیں جو ہزاروں برسوں سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹) ناظرین ! اس چیلنج کو شائع ہوئے آج تقریباً دس بارہ سال کا عرصہ ہوا مگر کسی علامہ یا کسی تاریخدان کو حوصلہ نہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعوے کو جھٹلا سکیں اور قرآن کی مذکورہ بالا دلیل کو جو کہ فولادی قلعہ سے بھی زیادہ مضبوط ہے اس کے خلاف کوئی نظیر پیش کرنے کو توڑ سکیں بعض علما نے تو اس دلیل کے صحیح و برحق ہونے کی وجہ سے خاموشی اختیار کی بعضوں کو اس غم نے گھلا ڈالا ۔ دنیا سے رخصت ہو گئے ۔ مگر کوئی ایسی تاریخی نظیر نہ پیش کر سکے ۔

چلے آئے ہین حالانکہ اسکی ابتدا کسی کی افترا ہی سے ہوگی تو اسکا جواب یہ ہے کہ افترا سے مراد
ہمارے کلام مین وہ افترا ہے کہ کوئی شخص عمداً اپنی طرف سے بعض کلمات تراش کر یا ایک
کتاب بناکر پھر یہ دعوی کرے کہ یہ باتین خداے تعالے کی طرف سے ہین اور اوس نے مجھے
الہام کیا ہے اور ان باتون کے بارہ مین میرے پر اوسکی وحی نازل ہوئی ہے - حالانکہ کوئی

وحی نازل نہین ہوئی - سو ہم کامل تحقیقات سے کہتے ہین کہ ایسا افترا کبھی کسی زمانہ مین چل نہین سکا
ابو احمد صاحب مذکورہ بالا صفت کے کسی مدعی کی نظیر پیش تو نہ کر سکے اسکے جواب مین لکھ دیا کہ
فلان نے نبوت کا دعوے کیا فلان نے مہدویت کا دعوے کیا اور فلان نے اتنے دنون
تک بادشاہت کی - اور حکومت کی وغیرہ وغیرہ - مولف کو چاہئے تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود
علیہ السلام کے دعوے اور دلیل کو توڑنے کے لئے ایسے شخص کی نظیر پیش کرتے جس نے عمداً
اپنی طرف سے بعض کلمات تراش کر یا ایک کتاب بناکر پھر یہ دعوے کیا ہو کہ یہ باتین خدا تعالی
کیطرف سے ہین اور اس نے مجھے الہام کیا ہے اور پھر ایسے مدعی وحی والہام کو تیئیس برس کی
مہلت ملگئی ہوتی اور وہ ہلاک نہ ہوا ہو - ولو تقول علینا بعض الاقاویل الخ کی آیت کو اسی
اصول کے ماتحت جبکہ اگلے متکلمین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت مین پیش کیا تو
مخالفین اسلام یعنی حضرت احمد مصطفے محمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) کاذب کہنے
والے عیسائی دنگ ہوگئے - اور باوجودیکہ عیسائی صاحبان تاریخ دانی مین اعلے دستگاہ
رکھتے ہین ایک نظیر بھی اسکے خلاف نہ پیش کرسکے - عاجز اور لاچار ہوکر اسی قسم کی بھی باتین
کہنے لگے جیسی کہ مولف صاحب اور انکے ہواخواہ کہتے ہین — کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
مذکورہ بالا انعامی اشتہار کے صفحہ ۳ کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہین کہ **پادری فنڈر صاحب** نے
اپنے "**میزان الحق**" مین صرف یہ جواب دیا تھا کہ "مشاہدہ اس پر گواہ ہے کہ دنیا مین
کروڑون بت پرست موجود ہین" لیکن یہ نہایت فضول بات ہے کیونکہ
بت پرست لوگ بت پرستی مین اپنے وحی من اللہ ہونے کا دعوے نہین کرتے یہ نہیں کہتے کہ

خدا نے ہمین حکم دیا ہے کہ بت پرستی کو دنیا مین پھیلاؤ۔ وہ لوگ گمراہ ہین نہ مفتری علی اللہ
کیونکہ بحث تو دعوے نبوت اور افترا علی اللہ مین ہے نہ فقط ضلالت مین۔ اور پھر انجام آتھم
کے صفحہ ۴۹ کے حاشیہ پر ارقام فرماتے ہین۔ کہ جس قدر دنیا مین جھوٹے مذہب نظر آتے ہین
جیسے ہندوؤن اور پارسیون کے مذہب انکی نسبت یہ خیال نہین کرنا چاہئے کہ وہ کسی جھوٹے پیغمبر کا
سلسلہ چلا آتا ہے بلکہ اصل حقیقت انمین یہ ہے کہ خود لوگ غلطیون مین پڑتے پڑتے ایسے
عقائد کے پابند ہوگئے ہین۔ دنیا مین تم کوئی ایسی کتاب دکھا نہین سکتے جس مین صاف
اور بے تناقض لفظون مین کھلا کھلا یہ دعوے ہو کہ یہ خدا کی کتاب ہے اصل مین وہ خدا کی کتاب
نہ ہو بلکہ کسی مفتری کا افترا ہو اور ایک قوم اسکو عزت کے ساتھ مانتی چلی آتی ہو۔ ہان ممکن ہے کہ
خدا کی کتاب کے دلائے معنے کئے گئے ہون جس حالت مین انسانی گورنمنٹ ایسے شخص کو نہایت
غیرتمندی کے ساتھ پکڑتی ہے کہ جو جھوٹے طور پر ملازم سرکاری ہونے کا دعوے کرے تو
خدا جو اپنے جلال اور ملکوت کے لئے غیرت رکھتا ہے کیون جھوٹے مدعی کو نہ پکڑے۔ پس
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مدعا ہرگز ایسے مفتری سے نہین جیسے مفتریون کو مؤلف
فیصلہ آسمانی نے گنا یا ہے۔ ابو احمد صاحب کا یہ لکھنا کہ دہریہ کا گروہ کمال عیش
و عشرت اور حکومت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے اور دیانند کا گروہ تیس برس سے
زیادہ سے قائم ہے ہرگز مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی کا جواب نہین ہے اور ولو تقول
علینا بعض الاقاویل الخ کی دلیل ہرگز نہین اس سے ٹوٹتی ہے۔ دہریہ کا گروہ وحی والہام
کا مدعی نہین اور نہ کوئی دہریہ کہتا ہے کہ ہم پر وحی الٰہی آتی ہے۔ اور یہ سب ہماری وحیان
ہین اور ہمین مامور من اللہ ہون۔ اسی طرح دیانند سرستی کا گروہ بھی وحی والہام کا
مدعی نہین نہ خود دیانند صاحب نے وحی والہام یا مامور من اللہ ہونے کا دعوی کیا تھا۔
مؤلف فیصلہ آسمانی نے چند مدعیان مہدویت کا نام لکھکر بزعم خود یہ دکھایا ہے کہ

ولو تقول علینا بعض الاقاویل الخ کی دلیل غلط ہے حالانکہ مدعیان مہدویت سے
یہان پر کوئی بحث نہین بحث تو مدعیان وحی والہام سے ہے - مین تو مانتا ہون کہ قوم
مین ہدایت پھیلانے کیلئے وقتاً فوقتاً سچے مہدی آیا کئے ہین - تاہم مولف کی تردید خود انکی
کے بیان سے ذیل مین کیجاتی ہے ؛

(۱) پہلے مولف نے محمد بن تومرت کا نام لیا ہے حالانکہ اس نے ہرگز وحی والہام
کا دعوے نہین کیا اور خود مولف کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ دس برس کے اندر ہی ہلاک
ہوگیا - اب ابو احمد صاحب بتائین کہ ولو تقول الخ کی دلیل حسب چیلنج حضرت مرزا صاحب
کیونکر غلط ہوئی -

(۲) عبد المومن - اسنے نہ نبوت کا دعوی کیا نہ مہدویت یا مسیحیت کا اور نہ مدعی
وحی والہام تھا - پھر مولف نے اسکا نام لکھکر کیون اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا -

(۳) محمد بن عبد المومن نے بھی کسی قسم کا دعوے نہین کیا پھر حضرت اقدس مسیح موعود
علیہ السلام کے دعوی حسب آیۃ ولو تقول الخ کی کیونکر تردید ہوئی - کیا یہ مولف کا شرمناک
دھوکا قابل ملامت نہین ؟

(۴) عبید اللہ مہدی - مولف نے اسکو بھی نہین دکھایا کہ اس نے وحی والہام کا دعوے
کیا تھا اور متواتر تیئس ۲۳ برس تک اسپر وحی آتی رہی - اور فلان فلان اسکی وحیان ہین اس سے
بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی کی تردید نہ ہوئی نیز مولف نے یہ بھی نہین لکھا ہو کہ
عبید اللہ مہدی کا طریقہ اور اسکی تعلیم خلاف شرع اسلام تھی جو اسکو کاذبون مین شمار کیا جاوے -

(۵) طریف ابو صبیح - بقول مولف دوسری صدی کے شروع مین اسنے حکومت
قائم کی - مجکو اسکی حکومت سے کوئی بحث نہین اور نہ اس سے مجکو بحث ہے کہ کئی صدی تک اسکی
اولاد مین حکومت رہی - دعوی نبوت اسنے کس سنہ مین کیا اور کن کن الہامات مفتریانہ کا

وہ علی التسلسل مدعی رہا اس کو مولف نے نہین لکھا پھر ولو تقول الخ کی تردید اور مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی کا ابطال کیونکر ہو گیا۔

(۶) صالح بن طریف۔ اس کے بارے مین بھی مولف نے نہین لکھا کہ اس نے کس سنہ مین نبوت کا دعوی کیا تھا۔ اسکے بعد اسکے بیٹے الیاس اسکے بیٹے یونس اور پھر ابو عفیر محمد نے یکے بعد دیگرے بادشاہت کی۔ دھوکے باز اور بدحواس مولف کو ان بادشاہون کا نام گناتے ہوئے کچھ بھی شرم نہ آئی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کب لکھا ہے کہ سلطنت یا حکومت دلیل صداقت یا نبوت ہے۔

(۷) ابو منصور عیسی۔ مولف نے اسکے بارے مین بھی نہین لکھا کہ اسنے وحی و الہام کا دعوی کیا تھا اور فلان فلان اس کی وحیان اور اسکے الہامات ہین اور نہ یہ لکھا کہ کس سنہ مین اسنے دعوی کیا۔

ناظرین کیا مذکورہ بالا بیانات سے ابو احمد صاحب کی چالبازی اور دھوکا دہی نہین ظاہر ہوتی ہے ایسے کاذب مدعی کا نام ایک بھی نہ پیش کر سکے اور نہ پیش کر سکینگے جس نے تیئس برس تک برابر وحی والہام کا دعوی تحدی کے ساتھ کیا ہو اور تیئس برس کے اندر ہلاک نہو گیا ہو۔ ہان تیئس برس تک خونخوار اور بیباک دشمنون مین گھر کر بھی تحدی اور رعبناک چیلنج کے ساتھ وحی والہام کا دعوے کرنے والا ایک ہی ہے جو صادقون کا سردار اور راستبازون کا شاہنشاہ احمد مجتبی محمد مصطفے علیہ الف الف صلوۃ والسلام ہے یا دوسرا اسکا غلام۔ غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام ہے۔ اللہ تعالے نے مسیح موعود علیہ السلام کو علاوہ اور دلائل کے اس دلیل سے بھی سچا کر دکھایا تاکہ افضل الانبیا سرور الاتقیا سید المرسلین خاتم النبیین محمد عربی فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم کے صداقت کی یہ دلیل بھی زندہ ثابت ہو۔

جاؤ تاریخ کے اوراق چھان مارو۔ دنیا کی لائبریریون کو ٹٹول ڈالو اگر کسی مدعی وحی والہام کی کوئی ایسی نظیر پیش کر سکتے ہو جس نے برابر تیئس برس تک اس زور

اور تعدی کے ساتھہ متواتر وحی والہام پیش کرکے مامور من اللہ ہونے کا دعوے کیا ہو اور حقیقت میں وہ جھوٹا ہو اور تیئیس برس کے اندر ہلاک ہوا ہو تو پیش کرو۔ ورنہ اے کوتہ اندیشو ایک سچے مدعی کی تکذیب کرکے قرآن پاک کی اور نبی کریم کی صداقت کی اس زبردست دلیل کو مشتبہ اور نامعقول ثابت کرنے کی بیکار کوشش کرکے کب پھل پاؤگے۔

ولو تقول علینا بعض الاقاویل الخ کی آیت سے کاذب مدعی کو تیئیس برس کی مہلت کے ملنے کا ثبوت عبارۃ النص یا دلالۃ النص یا اشارۃ النص یا اقتضاء النص سے طلب کرنے والے کو چاہئے کہ شرح عقائد نسفی مطبوعہ مطبع یوسفی کا صفحہ ۱۰۰ ملاحظہ کرے اور مبلغ عہ روپیہ کا موعودہ انعام بھیجدے۔ یا نہیں تو سنت والجماعت اور حنفیت کا جھوٹھا دعوے کرنے سے توبہ کرلے۔

مولف نے چند آیت اور بعض حدیث کا حوالہ دیکر یہ دکھانا چاہا ہے کہ مقبولان خدا کا بہت سخت امتحان ہوتا ہے۔ مسلمانوں اور کافروں کی آزمایش بھی ہوتی ہے اس سے کسی احمدی کو انکار نہیں اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انکار کیا ہے۔ لیکن خدا کے پیارے بندوں کی آزمایش کا نتیجہ انعام ہوتا ہے اور منکرین خدا و رسول کی آزمایش کا آخری نتیجہ ایلام اور نامرادی ہے۔ ہاں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی سچے نبی پر ایسی مصیبت آئی ہو کہ اسکا تمام سلسلہ تباہ و برباد ہوگیا ہو اور وہ دنیا میں ناکام و نامراد رہا ہو۔ انبیا علیہم السلام مہلکات سے بچائے جاتے ہیں۔ اور معجزات سے انکی تائید کیجاتی ہے دیکھو المقالۃ الحقۃ والکلمۃ الصادقۃ فی ترجمۃ التفرقۃ بین الاسلام والزندقۃ مطبوعہ محبوب شاہی حیدرآباد دکن کے صفحہ ۱۵ کا حاشیہ۔ جسکی تائید ذیل کی آیتوں سے بھی ہوتی ہے:-

حقا علینا نصر المؤمنین ۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا

ناظرین اب آئیے آپکو ابو احمد صاحب کے مولوی ثناء اللہ امرتسری جوکہ ماموریت کی تکذیب۔ توہین تضحیک۔ تذلیل مین مولف کے بھی استاد ہین) کا قول دکھائین کہ انبیا کی صداقت کا وہ کیا معیار مقرر کرتے ہین۔ اسکے لئے ہم مقدمہ تفسیر ثنائی کی دلیل چہارم کا اقتباس جوکہ نبوت محمدیہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی صداقت کی دلیل مین انہون نے بمقابلہ یہود و نصارا پیش کی ہے مع حاشیہ پیش کرتا ہون۔ وہ لکہتے ہین کہ۔ توریت کی پانچوین کتاب استثنا کے ۱۸ باب ۵ آیت مین لکہا ہے۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین وہ (نبی) میرا نام لے کے کہیگا نہ سنیگا تو مین اسکا اس سے حساب لونگا۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا مین نے حکم نہین دیا یا اور معبودان کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاے۔ یہ عبارت زیر خط واضح طور پر ہمین ایک قانون الٰہی سے آگاہ کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ نظام عالم مین جہان اور قوانین الٰہی ہین یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی کی نبوت کی ترقی نہین ہوتی ہے بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے (اور حاشیہ ملا ثنائی مین بھی نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے۔ جو کوئی زہر کہائیگا ہلاک ہوگا اگر اسکے سوا ہلاک ہو ہان یہ نہ ہوگا کہ زہر کہانے والا بچ رہے۔ واقعات گذشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہونچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جہوٹے نبی کو سرسبزی نہین دکھائی یہی وجہ ہے کہ دنیا مین باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جہوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہین بتلا سکتے۔ (اسلامی نبوت تو متنازعہ فیہ ہے اسلئے بتلاتے وقت اسکا ذکر صحیح نہین ہوگا) مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے واقعات تاریخ دانون سے پوشیدہ نہین کہ کس طرح ان دونون نے اپنے اپنے زمانہ مین حضور اقدس فداہ روحی کا جاہ و جلال دیکھکر دعوے نبوت کے اور کیسے کیسے خدا پر جہوٹ باندھے۔ آخر کار خدا کے زبردست قانون کے نیچے کچلے گئے اور کس ذلت اور رسوائی سے مارے گئے کہ کسی کو گمان بھی نہ تہا۔ حالانکہ تہوڑے دنون مین بہت کچھ ترقی کر گئے تھے مگر تابکے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ توریت کی مذکورہ عبارت کے موافق آپ کے گلے پر تلوار نہ پہری

حالانکہ آپ لوگون کی ہمشیرہ نے زہر بھی دیا مگر وہان بھی واللہ متم نورہ ولو کرہ
الکافرون بالکل سچا معلوم ہوا۔ اور واللہ یعصمک من الناس نے پورا جلوہ دکھایا
کیا توریت کلام الٰہی نہین ؟ کیا اس مین برکت و صداقت نہین ؟ کیا کسی مسلمان نے
اسپر دم کر دیا۔ یا وضو کا پانی ڈال دیا۔ آخر ہوا تو کیا ہوا جو اسکے مطابق حضرت اقدس نہ مارے گئے
باوجودیکہ آپ لڑائیون مین بھی گئے۔ ان لڑائیون مین آپ کو تکالیف شدیدہ بھی پہونچین
مگر اس پیشگوئی کی تصدیق نہ ہونے پائی۔ پس اگر یہ کلام توریت کا سچ ہے تو آپکی نبوت
بھی بلا کلام حق ہے" انتہی بقدر الحاجتہ۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی مذکورہ بالا عبارت نے ابو احمد صاحب کے
تمام باتون کو جھوٹا ثابت کر دیا۔ اور ان کے رسالے کے سارے دعاوی پر پانی پھر گیا عجب
مولف کے لئے یہ امرتسری پٹو کا نقاب ہے۔ اگر یہ نقاب گران خاطر ہے تو مولف کو چاہئے کہ بیحجابانہ
طور سے امرتسری منکر کے سامنے اس کے مقدمہ تفسیر ثنائی کو رکھکر پوچھین بلکہ امرتسری
منکر کے حرام و حلال کے شریک مولوی اور دوسرے نمک خوار عظیم آبادی کو بھی گواہ رکھکر
دریافت کرین کہ مولوی صاحب اب تو آپ ہی کے مسلمہ قانون سے مرزا صاحب سچے
ثابت ہوگئے۔ اپنے تمام بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا۔ آپ کو کیا غرض پڑی ہوئی تھی جو آپ
نبوت محمدیہ کے صداقت کی دلیل دینے چلے تھے۔ یہ کام تو احمدیون کا ہے اور انہی کی ڈیوٹی ہے
اور یہی لوگ نبوت محمدیہ کی صداقت کی ایسی زندہ اور اٹل دلیل پیش کیا کرتے ہین
اور عیسائیون کو لاجواب کرتے ہین۔ آپ تو عجیب دورنگی انسان معلوم ہوتے ہین
جب آپ عیسائیون اور آریون کے پاس جاتے ہین تو اپنے پرانے اور بوسیدہ جامہ
کو گھر ہی رکھ چھوڑتے ہین۔ اور احمدیون کے حربہ اور ہتھیار سے مسلح ہو کر اپنی جوانمردی دکھاتے
ہین۔ اور جب احمدیون سے کلام کرتے ہین تو پھر اپنے پرانے لہنگے مین کرشمہ و ناز دکھاتے
ہین یہ جھوٹے نبی کا قتل کیا جانا قانون الٰہی ہے باوجودیکہ آپ خود ہی مرزا صاحب کو جھوٹا نبی

اور کاذب مدعی وحی والہام کہتے ہین تو وہ کیون نہ قتل ہوئے۔ دعوی نبوت کاذبہ مثل
زہر کے ہے جو کوئی کہاسے گا ضرور ہلاک ہوگا۔ تو مرزا صاحب کیون نہ ہلاک ہوئے
انکا دعوے تو تریاک ثابت ہوا۔ جناب ابواحمد صاحب! اگر اس پر بھی آپ کے
مولوی ثناء اللہ صاحب کچھ جواب نہ دین تو آپ انکا شانہ ہلا کر بلند آواز سے
پوچھئے کہ کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہین ہوتی ہے۔ بلکہ جان سے مارا جاتا ہے
تو مرزا صاحب کیون نہین جان سے مارے گئے۔ اس مدعی کے سلسلہ کی کیون
روز افزون ترقی اور سرسبزی ہو رہی ہے اس کا اُجڑا ہوا گاؤن (وادغیرذی زرع) تو
عجیب شان اور انداز سے بس رہا ہے۔ لکھو کہا روپیون کی عمارتین بن رہی ہین۔ مسجد
مدرسہ۔ اسکول۔ بورڈنگ ہوس۔ اور دربار خلافت کی چہل پہل تو کہنے مین نہین آتی
ہے۔ اسکے خدام تو سمندرون کو چیرتے ہوئے غیر ممالک مین تبلیغ حق کے لئے جارہے ہین
باوجود ہزار ہا روک کے یہ ترقی لاریب صداقت کی دلیل ہے۔ استثنا باب ۱۸ آیت ۲۰
اور مقدمہ تفسیر ثنائی کے دلیل چہارم سے بانی سلسلہ احمدیہ کیون باہر رہا۔ اور کیا وجہ ہے
کہ مرزا صاحب کے گلے پر تلوار نہ پھری۔ حالانکہ مارٹین کلارک عیسائی نے اقدام قتل کا
مقدمہ بھی چلایا اور آپ کے روحانی رشتہ دار نے جھوٹی گواہی بھی دی۔ اور مولویون نے
قتل کر ڈالنے کا فتوے بھی شائع کیا مگر مرزا صاحب واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون
اور واللہ یعصمک من الناس کے مطابق بچے رہے۔ کیا استثنا باب ۱۸
آیت ۵ اور مقدمہ تفسیر ثنائی کے دلیل چہارم مین برکت و صداقت نہین رہی۔ کیا استثنا
باب ۱۸ آیت ۵ قانون الہی نہین کیا کسی احمدی مسلمان نے اس پر دم کر دیا۔ یا وضو
کا پانی ڈال دیا۔ آخر ہوا تو کیا ہوا جو قانون الٰہیہ کے مطابق مرزا صاحب قتل نہین کئے
گئے۔ باوجودیکہ وہ شہرون مین بھی پھرتے رہے۔ مطابق سنت الٰہی تکالیف شدیدہ
بھی انکو پہونچین مگر اس پیشگوئی کی تصدیق نہ ہونے پائی۔ پس اگر یہ کلام توریت کا سچ ہے

(بیشک سچ ہے) تو انکی نبوت بھی بلا کلام حق ہے[1] - اور جبکہ وہ غیر تشریعی یا ظلی ہے تو ماننے میں کیا عذر ہے؟

مولف فیصلہ آسمانی ابو احمد رحمانی کا دروغ بیفروغ

ناظرین - فیصلہ آسمانی کی اصل باتون کا جواب تو بفضلہ تعالے مین نے دیدیا اب دیکھنا یہ کہ مشتہر صاحب انعام موعودہ دیتے ہین یا تشریح مین کرونگا والا پہلو تہی پر برتتے ہین - یا حضرت مولف فیصلہ آسمانی سے مختصر ریمارک کرانے کی فرمائش کرتے ہین - چونکہ اپنے دروغ نامہ کے صفحہ ۴ پر انہون نے یہ بھی لکھا ہے کہ کتاب فیصلہ آسمانی سے ایک جھوٹ بھی ثابت کرو تو ایکہزار سے زاید انعام دینے کے لئے تیار ہون اسلئے مولف فیصلہ آسمانی کا چند کھلا کھلا جھوٹ بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کرتا ہون

مولف فیصلہ آسمانی کا پہلا جھوٹ تو یہ ہے - فیصلہ آسمانی حصہ اول مین آپ جگہ بجگہ حصہ اول کا حوالہ دیتے ہین اور اسکی طرف توجہ دلاتے ہین اشتہارون اور دوسرے رسالون مین بھی حصہ اول کا ذکر کرتے ہین مگر آج تک - حصہ اول عدم سے وجود مین نہین آیا - یہ مولف کا فریبانہ جھوٹ ہے -

مولف فیصلہ آسمانی کا دوسرا جھوٹ - رسالہ مذکور کے صفحہ ۴۵ پر لکھتے ہین کہ توریت وانجیل تحریف شدہ کتابین ہین اسلئے کوئی مضمون اسکا سند پکڑنے کے لائق نہین - لیکن سچ یہ ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد - رسالہ مذکور کے صفحہ ۱ پر مولف نے خود ہی لکھا ہے کہ اس کہنے مین کیا تامل ہوسکتا ہے کہ توریت کے مطابق

---

[1] اس دلیل کو ہمارے شیر اسلام حضرت مولوی قاسم علی صاحب مدظلہ نے نہایت واضح طور سے رسالہ احمدی مین دکھایا ہے اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے مسلمہ اصول سے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت ثابت کیا ہے اسکا جواب آجتک مولوی ثناء اللہ صاحب سے نہین ہوسکا۔

مرزا صاحب جھوٹے نبیون مین ہوے اور توریت کی کتاب استثنا کے باب ۱۸ آیت ۲۰ سے
مونگیر خود دستمنہ پکڑی ہے۔ اور صفحہ ۶۵ و ۲۷ پر بھی توریت اور انجیل سے سند پکڑی ہے
یہ مولف کا کھلا کھلا جھوٹ ہے۔

مولف کا تیسرا جھوٹ ۔ دلیل سے عاجز آ کر مولف نے رسالہ مذکور کے صفحہ ۵۴ کے حاشیہ پر یہ لکھدیا کہ اس زمانہ کے اردو فارسی اور عربی ترجمے تو کسی طرح توجہ کے لائق نہین ہو سکتے اور خود ہی رسالہ مذکور کے صفحہ ۵۶ کے حاشیہ پر نارتھ انڈیا بیبل سوسائٹی کی طرف سے مرزاپور مین جو ترجمہ اردو مین چھپا ہے توجہ کی ہے اور سند پکڑی ہے یہ ہے مولف کا مغالطہ دہ جھوٹ۔

مولف کا چوتھا جھوٹ ۔ ہیرودیس بادشاہ نے (معاذ اللہ) حضرت یحیٰ علیہ السلام کا سر مبارک کٹوا کر اپنی بی بی کو دیا۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ قرآن پاک و حدیث صحیح سے ہرگز ثابت نہین۔ اور جو بات کہ قرآن مجید و حدیث صحیح کے خلاف ہے وہ مردود ہے اور سند پکڑنے کے لائق نہین۔ یہ مولف کا انبیا کی توہین کرنیوالا جھوٹ ہے۔

مولف کا پانچوان جھوٹ ۔ مولف نے اللہ تعالے عز اسمہ کا ایک نام "مضل" بھی اپنے رسالہ کے صفحہ ۳۰ پر لکھا ہے حالانکہ نہ تو قرآن شریف مین اور نہ حدیث شریف مین اللہ تبارک کا نام "مضل" ہے بلکہ قرآن پاک مین شیطان کو "مضل" کہا گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ انہ عدو مضل مبین یہ مولف کا خطرناک جھوٹ ہے۔

مولف کا چھٹا جھوٹ ۔ مولف نے لکھا ہے کہ اعجاز المسیح و اعجاز احمدی مین صرفی نحوی غلطیان کثرت سے ہین۔ فصاحت بلاغت نہین ہے جسکی آنکھون پر پردہ ہے اور جسکی قوت ممیزہ جاتی رہی ہے وہ اسکو اعجاز کہیگا۔ ابن قیم علامہ تفتازانی امام رازی وغیرہ نے اس سے بہتر تفسیرین لکھی ہین یہ مولف کا متعصبانہ جھوٹ ہے۔ اگر مولف صاحب دس پانچ غلطی بھی نکال کر دکھا دیتے اور فصیح و بلیغ عربی لکھدیتے تو یہ لکھنا زیب دیتا۔ پدرم سلطان بود کہنے سے کام نہین چلیگا۔ اگلے بزرگون اور امامون نے جو کچھ لکھا ہے تو اسمین آپکا کیا مقابلہ تو آپسے یا آپکے زمانہ کے علما سے ہے۔ سارے عرب اور عجم کے علما کو مخاطب کر کے چیلنج دیا گیا ہے اور انعام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ کیا دنیا میں کسیکو فرصت نہ تھی مگر اردو کے اشتہارات اور پیسہ ائی لکھنے کی انکو فرصت ہو گئی۔ عربی مین جواب لکھتے وقت کیون آپکا ہاتھ کانپتا ہے سارے فصحا اور بلغا کے قلم کیون ٹوٹ گئے۔ اور پیشگوئی پوری ہو گئی۔ اگر زید کہے کہ میرے دادا ایسے پہلوان تھے اور ابا ایک وار مین شیر کو دو ٹکڑے کر دیتے اور چچا انیس بار خان بھی تو کیا زید کا یہ کہنا عقلمندون کے نزدیک کچھ قابل قدر ہوگا۔ جبتک کہ زید خود بھی کم سے کم دو چار پاپڑ توڑ کر نہ دکھا دے۔

سنئے مولف صاحب آپکے مولٰنا انوار اللہ صاحب حیدر آبادی نے ان کتابونکی فصاحت و بلاغت اور انکے اعجاز سے دنگ ہوکر اپنی کتاب افادۃ الافہام

مولف کا ساتوان جھوٹ - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی جگہ نہین لکھا ہے کہ عیش و عشرت سے زندگی بسر کرنا یا دنیادی بادشاہت کرنا صداقت کا معیار ہے - یا جو شخص عیش و عشرت سے زندگی بسر کرتا ہے وہ نبی ہے - اسی قسم کے جھوٹھے بیان مولف نے اکثر جگہ مختلف عبارتون مین لکھے ہین یہ مولف کا بیباکانہ جھوٹ ہے -

مولف کا آٹھوان جھوٹ - مولف کے رسالہ مذکور کے صفحہ ۱۳۱ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سجاح نے زمانہ نبوی مین نبوت کا دعوے کیا تہا اور اسکو دعوے نبوت مین ۲۳ برس سے زیادہ مہلت ملی - حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے کسی کتاب سے ثابت نہین - ابن خلدون جلد ثانی کے صفحہ ۷۲ مین ہے کانت تنبائت بعد الوفاۃ یہ مولف کا دلیرانہ جھوٹ ہے -

ابو احمد کا نوان جھوٹ - خدا پر جھوٹ کا الزام اور اولیاء اللہ کی توہین
ابو احمد صاحب نے اپنے رسالہ کے صفحہ مین خدا پر جھوٹ کا الزام لگایا ہے حالانکہ جلیل القدر صوفیا اور اولیاء اللہ کا مذہب ہے کہ وعید (عذاب) کا ٹل جانا خدا کے کرم مین داخل ہے دعا اور تضرع توبہ و استغفار صدقہ اور خیرات سے عذاب الٰہی کا وعدہ ٹل جاتا ہے جیساکہ سید عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالے عنہ کا قول ہم نے قبل اسکے نقل کیا ہے جسمین وہ فرماتے ہین یجوز ان یعدہ اللہ الوعد ولا یظہرہ للعبد اور عقائد کی کتابون مین بھی اسکا ذکر ہے - اور فیوض الحرمین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کا بھی یہی مذہب ہے - اور سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ کی کتاب فتوح الغیب کی شرح مین بھی حضرت مولٰنا عبد الحق صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ زیر متن ولم یف لہ بکل وعدہ فرماتے ہین و بسر بردہ نمی شود مراد را بہر وعدہ کہ از جانب حق واقع می شود - (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالے کی طرف سے جو وعدہ کہ کیا جاتا ہے اسمین سے ہر ایک کا پورا ہونا ضروری نہین ہے - ابو احمد

اسیطرح کسی انسان کا اولیاء عظام وصوفیائے کرام کی کسی عبارت پر یہ کہنا کہ اس سے خدا جھوٹا ہوتا ہے قصور فہم کا نتیجہ ہے۔ پس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی علیہما السلام کے کسی قول پر اعتراض کرنا فولادی قلعہ کے ساتھ سر ٹکرانا ہے۔ یا آفتاب کے نور کو اپنے سیاہ نقاب سے چھپانیکی بے سود کوشش کرنا ہے۔ دربھنگی میاں صاحب اب آپ ہی بتلائیے کہ ابواحمد صاحب جھوٹے ہیں یا معاذاللہ اللہ تعالے کے برگزیدہ بندے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے برگزیدہ اور معصوم ولی اللہ یا حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ جیسے محقق اور محدث جھوٹے ہیں۔ خدا بچائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عداوت میں یہ لوگ کہیں کے نہیں رہے۔ قادری چشتی۔ مجددی ہونے کے مدعی ہوکر بھی یہ لوگ ان صوفیائے کرام کے پر معارف اقوال کی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔ اور الٹا انہی کے اقوال پر مخالفانہ رد کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو بفضلہ تعالے میں صوفیائے کرام اور انکے اصول سے بھی ثابت کرسکتا ہوں۔ اگر ہمارے مہربان قادری وچشتی صاحبان صداقت کے خواہاں ہوں۔

ابواحمد صاحب کا دسواں جھوٹ اور قرآن پاک کی توہین۔

ابواحمد صاحب نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۵۸ پر دلائل سے عاجز آکر جوش مخالفت میں یہ لکھدیا کہ قرآن مجید میں معقولی طور پر حجتیں نہیں پیش کی گئی ہیں۔ اور یہ مولف کا جاہلانہ جھوٹ ہے۔

کیا قرآن مجید میں معقولی حجتیں اور منطقی و فلسفی دلیلیں نہیں ہیں؟

بعض ایسے نام کے مولوی جنکی علمیت کا مدار اور جہالت کی آڑ صرف انکا جبہ و دستار ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب وہ کسی احمدی بچے سے بھی کلام کرتے ہیں تو یہ کہدیتے ہیں کہ تم صرف نحو یا منطق و فلسفہ نہیں جانتے ہو (شاید صرف و نحو یا منطق وغیرہ انکے حجرہ خاص میں بند رہتی ہے کسی اور سے اسکا تعلق انہوں نے ناممکن و محال سمجھ لیا ہے) حالانکہ انسانی

قواعد و قوانین کا پابند قرآن مجید نہین - ہان اگر معقولیت سے خالی نہون تو قرآن مجید
انکا مخالف بہی نہین بلکہ انپر روشنی ڈالتا ہے - علاوہ برین جب ایسے مولویون کو
انہین کے مسلمہ اصول اور قواعد سے معقول کیا جاتا ہے تو اس موقعہ پر یہ کہدیتے
ہین کہ قرآن مجید مین معقول حجت نہین ہے - حقیقت یہ ہے جسطرح ان گندم نما جو فروش
مولویون کی ساری وجاہت اور طاقت ان کی کرتوت کی وجہ چہن گئی اسی طرح
دولت - علم بہی ان کے پاس اب باقی نہین - صرف نحو یا منطق و فلسفہ حقیقی معنی مین
اسکے پاس ہرگز نہین رہا - صرف زبانی دعوے ہے یا عوام وجہلا کو دہوکا دینے کے لئے
ایک منتر ہے یا خفیہ لفظ الا ماشاء اللہ جیسا کہ مولف فیصلہ آسمانی ولو تقول الخ
کی دلیل قاطعہ اور حجت ملزمہ سے عاجز آکر یہ لکہدیا کہ قرآن مجید مین معقول حجت نہین
جب اس پر انکو ہوش دلایا گیا کہ قرآن مجید مین اگر معقول حجت نہین تو کیا غیر معقول
حجت ہے تو پہر اگرچہ عذر تراشا گیا کہ معقول حجت سے منطق و فلسفہ مراد ہے یعنی قرآن مین منطق و فلسفہ نہین

ص ۹
۴ اور دروغ نامہ ناظرین ہے تاثر یا می رود دیوار کج کا نظارہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی
عداوت کیوجہ سے قرآن مجید کی ایک پرشوکت اور زندہ دلیل کو غلط ثابت کرنے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے معیار کو مشتبہ کرنے کے لئے پہلے تو مولف نے
یہ لکہدیا کہ قرآن مجید مین معقول حجت نہین - آخر مین پہر اسپر ترقی کرکے یہ لکہدیا گیا کہ قرآن
مجید مین فلسفہ و منطق نہین - یہ ضد یہ ہٹ اور یہ نفسانیت واللہ اعلم قرآن پاک پر کہان
تک ہاتھ کریگی - مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت اور عداوت مین یہ لوگ قرآن عظیم
جیسے برہان مبین کے ساتھ کیسی کیسی بے ادبیان کرنے پر اتر آے ہین - کیا اسی منطقی دلیل
خالی اور فلسفہ سے عاری قرآن مجید کو یہ لوگ غیر قومون کے سامنے پیش کرینگے - یا منہ زور
آریہ کا ناطقہ بند کرینگے - اصل بات یون ہے کہ جو شخص کلام اللہ کی توہین کرتا ہے اللہ
تعالے خود اسکو ذلیل کرتا ہے - ناظرین اب ملاحظہ فرمادین کہ ابو احمد صاحب کے علمی

ص یعنی دربھنگی مشہر کا دروغ نامہ

تکبر کے بت کو (جسکی وہ پوجا کرتے ہین) کسطرح اسوقت بفضلہ تعالے پاش پاش کرتا ہوا
ہون۔ سنیئے اے تکبر کے پرستار[1] مولف صاحب اگر منطق اور فلسفہ یا حجت معقول سے
مراد آپ کے خیالات پریشان ہین تو مین اقرار کرتا ہون کہ آپ کی نرالی منطق یا آپکا
نرالا فلسفہ قران مجید مین ہرگز نہین۔ ہان آپ کے ایسے متکبرون کا ذکر ضرور ہے۔ اور
اگر منطق سے ذہن کو خطاء فکر سے بچانے والا قانون مراد ہے تو بیشک قرآن مجید ایک
ایسا کامل و مکمل قانون ہے جو ذہن کو خطاء فکر سے بچاتا ہے۔ اور زمین و آسمان۔
سورج۔ چاند۔ عناصر۔ اجرام۔ جبال۔ بحار۔ روشنی۔ تاریکی وغیرہ تمام مخلوقات کا فلسفہ
بیان کرتا ہے

ہمارے دوست ماسٹر محبوب علیصاحب مونگیری ہڈ مولوی جوبلی اسکول کلکتے
مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا ایک رسالہ دکہایا جسکا نام عصمت و نبوت ہے جسکو
دیکہکر مین بہت خوش ہوا۔ اس وجہ سے نہین کہ بہت بڑے عالم کا یہ رسالہ ہے اور
اسنے اسمین اقرار کیا ہے کہ قرآن مجید مین علم منطق ہے۔ کیونکہ بفضلہ تعالے
بڑے بڑے مستند اور ائمہ فن کے اقوال ہمارے پاس اسکی تائید مین ہین۔ بلکہ مین
اسوجہ سے خوش ہوا کہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو لوگ قدر کی نظر سے دیکہنے لگے
ہین اور علامیت کے قائل ہین۔ اسلیئے کہ انہون نے ایک آدم زاد کو جسم خاکی کے ساتھ بزعم خود
آسمان پر زندہ ثابت کیا ہے۔ ممکن ہی کہ سیالکوٹی صاحب کا ابواحمد رحمانی صاحب کے
ساتھ علمی ٹکر کوئی مفید نتیجہ پیدا کرے۔ اور ابواحمد صاحب کی ہٹ دہرمی کو پبلک نہایت
صفائی سے جان لے۔ اور یہ بہی دیکہنا ہے کہ وہابی کمیونٹی کس کے قول کو ترجیح دیتی ہے
غیر مقلد بہولوی کو تو آب خجالت مین غرق ہو جانا چاہیئے۔ کہ کیون اسنے ابواحمد رحمانی کے
بیجا حمایت اور کورانہ تقلید کی جو اسکو یہ روز بد دیکہنا پڑا۔ بہر کیف۔ جناب مولوی ابراہیم صاحب
سیالکوٹی اپنے رسالہ "عصمت و نبوت" کے صفحہ ۲ پر (ابواحمد صاحب کو جہٹلانے کیلیئے
لکہتے ہین کہ قران شریف ایک علمی کتاب ہے اس مین ہر علم کے اصول موجود ہین اسکی وضع

[1] مولف صاحب اور اونکے ہوا خواہ لکہتے ہین کہ تکبر عبادت ہی اسکی دلیل یہ لاتے ہین کہ "التکبر مع المتکبر عبادۃ"
کیون مولف صاحب آپکے قاعدہ کے موافق تو ابلیس کا تکبر یعنی "ابی و استکبر" بہی عبادت ہی مین داخل ہوگا معاف فرمائیگا اگر....

اور طریق ترتیب منطق قواعد پر ہے اور اقوال الرجال پر بنا نہین رکھتی ہر امر کے ثبوت کی بنا برہان پر رکھی ہے۔ موقعہ مناسب پر خطابات سے بھی کام لیا ہے۔ مجادلہ حسنہ سے خصم کو الزام بھی دیا ہے۔ لیکن سفسطہ اور شعر کو ہرگز دخل نہین دیا۔ منطقیون کے نزدیک حجت کی بھی پانچ قسمین ہین،، مولف کے حاشیہ نشین اب خود ہی فیصلہ کر لین کہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور ابو احمد صاحب رحمانی ان دونون مین سچے کون اور جھوٹے کون ہین۔ ممکن ہے کہ ابو احمد صاحب اپنی علمیت کا پردہ فاش ہوتے ہوئی یہ کہدین کہ گو مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو مونگیر کے عوام نے احمدیون کی مخالفت کے جوش مین ہاتھون ہاتھ لیا۔ اور سیالکوٹی صاحب نے اپنی نرالی منطق وعقل خداداد اور اپنے دماغ کی اعلی بناوٹ کے زور مین ایک انسان کو دو ہزار برس اسی جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر بغیر کچھ کہائے پئے زندہ یعنی حی وقائم لا تغیر اور لا تبدل اپنی صفات مین یگانہ وبیمثال وغیرہ اپنے وعظ مین اپنے ہی غول کے سامنے ثابت کر دیا[1]۔ لیکن خاص انکے عقائد سے مونگیر کے لوگ واقف نہین وہ تو غیر مقلد مولوی ہین۔ انکا قول میرے لئے حجت نہین۔ مہولوی مولوی مان لے تو مان لے۔ اسکے عقائد کا اندنون کوئی ٹھکانہ نہین اسکا مذہب خود اندنون ابلق رنگ اختیار کئے ہوئے ہے۔ ابو احمد صاحب کا یہ عذر معقول ہو یا نہو اس سے مجکو بحث نہین لیکن انکے گریز کے ہر ایک راستہ کو بفضلہ تعالی مین نے بند کر دیا ہے۔ جناب ابو احمد صاحب [illegible] وہو ہذا جس کتاب کا حوالہ آپنے اپنے رسالہ مین بڑے ناز اور فخر کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اور جس کتاب کو آپ بہ گمان خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اعجاز المسیح یا اعجاز احمدی جیسے عربی کی تحدیانہ کتابون [illegible] اردو کی کتاب کو اچھی بنایا ہے۔ دیکھئے آپ ہی کے مسلمہ اور منقولہ معجزانہ کتاب ”مظہر العجائب فی نکتہ الغرائب،، کے صفحہ ۹ پر نہایت صفائی سے اقرار کیا گیا ہے کہ قرآن مجید مین منطقی دلیلین ہین چنانچہ کتاب مذکور کی عبارت یہ ہے۔ حافظ نے کہا کہ اول سورہ حج سے ان اللہ یبعث

[1] مولوی ابراہیم سیالکوٹی صاحب جناب مسیح صاحب کے متعلق جن کمزور دلیلون کو ہر جگہ اپنے وعظ مین بیان کیا کر

ص فی القبور تک پانچ نتائج منطقیہ محمودہ مقدمات صادقہ صریحہ بطور شکل من الاشکال المراجعۃ الی البدیہۃ ہدایۃ استنتاج پائے ہین چنانچہ کتاب اتقان میں اس کا شمہ بیان مذکور ہے۔

اے منصف مزاج انسانو! سچ کہو اور ایمان سے خدا لگتی کہو۔ کیا مولف فیصلہ آسمانی کے علمی تکبر اور نخوت کے لات و ہبل کو مین نے اوندھے منہ نہین گرا دیا۔ اور خود مولف صاحب کیا اس علمی دنگل مین شانون چت نہین ہو گئے۔؟

لکھا ہے کہ بعض کوتہ اندیش یہ کہا اٹھین کہ مولف نے تو قرآن مجید کی تعظیم کی ہے اور لکھا ہے کہ قرآن مجید کے طرز بیان سے جو لوگ واقف ہین وہ جانتے ہین کہ اس مقدس کتاب مین معقول طور سے حجتین نہین پیش کی گئین۔ یعنی مقدس لکھا ہے اور ہی لور حقانی لکھا ہے۔ یہ کہنا ایسا ہی ہے جیسا کہ مجدد دوران ابو احمد صاحب کے کسی ہوا خواہ کا یہ کہنا کہ حضرت ابو احمد صاحب کے طرز و طریقہ سے جو لوگ واقف ہین وہ لوگ جانتے ہین کہ مقدس الشان و حقانی ہے مگر معقولیت سے خالی ہے۔

ناظرین۔ یہ ہے مختصر نمونہ مولف فیصلہ آسمانی کے جھوٹ و فریب و دھوکے اور جہل کا فیصلہ آسمانی کے مفصل جواب مین ہمارے احباب خصوصاً ہمارے فخر مخدوم عالیجناب حضرت مولانا مولوی محمد عبد الماجد صاحب مدظلہ (عربیک پروفیسر بھاگلپور کالج) ابو احمد صاحب کے فیصلہ کی پوری حقیقت ظاہر کرینگے۔ وہ بھنگی میاں صاحب نے لکھا تھا کہ فیصلہ آسمانی سے ایک جھوٹ بھی ثابت کرو تو ایک ہزار روپیہ سے بھی زاید انعام دینگے۔ اگر وہ اپنے قول سے سچے ہین تو فوراً بغیر چون و چرا کے اور بغیر یہ کہے ہوئے کہ اسکی تشریح مین کرونگا موعودہ انعام بھیجدین۔ ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین کا قرآنی عطیہ مجھ سے لین۔

چونکہ رسالہ ہذا (برق آسمانی) مین معاندین و مکفرین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اکثر اعتراض کا تنقیہ و تصفیہ کیا گیا ہے۔ اسلئے آخر کتاب مین ہم اپنے لائق دوست مولوی محمد سعید انجینئر

۱۹۱۳ء

صاحب مختار احمدی کا تجویز کردہ تاریخی نام "نسخہ دافع امراض" بھی درج کر دیئے ہیں

جھولوی مولوی اور نمکین مشتہر نے خود ساختہ اعداد کے ذریعہ دشنام دہی کا سلسلہ شروع کیا ہے اس قاعدے سے جس شخص کو جسطرح چاہیں اور جو کچھ چاہیں لکھ سکتے ہیں۔ میرا بھی حق تھا کہ نمکین مشتہر کے خود ساختہ طریقہ پر ہر ایک مخالف کے نام کے ساتھ جو کچھ چاہتے لکھ دیتے لیکن ہم اس طریقہ کو احسن اور مفید نہ سمجھکر درگذر کرتے ہیں صرف ایک حساب جھولوی اور نمکین مشتہر کے لیئے درج کرتے ہیں جو کہ ایک غیر احمدی گریجوئیٹ نے بقاعدہ ابجد ظاہر کیا ہے۔ اگر حقیقت ایسی ہی جیسی کہ ان اعداد کے ذریعہ ظاہر کی گئی ہے۔ تو اس حقیقت شناسی کی میں غیر احمدی گریجوئیٹ کو داد دیتا ہوں۔ انہوں نے ظاہر کیا ہے۔ کہ

۱۰۰۸

مصنف فیصلہ آسمانی ابو احمد رحمانی اور مثیل بلعم باعور کے اعداد ایک ہیں

اس تعلیم یافتہ نیک طبع غیر احمدی کا نام بھی میں اوس وقت بلا تکلف ظاہر کر دونگا جسوقت کہ مولف فیصلہ آسمانی صاحب خود سے اپنا پورا نام و پتہ اور ہمارے سوالات مندرجہ رسالہ ہذا کا تحقیقی جواب قرآن و حدیث صحیح سے میعاد مقررہ کے اندر شائع کرینگے۔ اور نیز جسوقت کہ اس نیک طبع احمدی کا نام بھی جس نے انکے رسالہ کو وقعت کی نظر سے دیکھا ہے ساتھ ساتھ شائع کیا جائے گا۔

لاپتہ مولف صاحب اگر اپنا پورا نام اور پتہ ظاہر فرما دیتے ہوتے تو جس خطاب اور عزت سے وہ مستحق ہوتے اسی عزت اور لقب سے میں انکو مخاطب کرتا۔ افسوس کہ مولف اور ان کے ہوا خواہ جھولوی دربھنگی عظیم آبادی وغیرہ نے جو تحریر کا دلخراش طرز اختیار کیا ہے وہ نہایت نا مبارک اور برا ہے چونکہ خاموش رہنے میں عوام کو بدگمانی کا موقع مل سکتا تھا۔ اسلیئے مجبوراً میں نے جزاء سیئة سیئة مثلها پر عمل کیا ہے۔ ورنہ سچ اور حق یہ ہے کہ

خاکساریم و سخن از رہ غربت گوئیم + یعلم اللہ کہ کسے نیست غبارے ما را

میں ہوں حضرت مسیح موعود کا ادنیٰ غلام (خلیل احمد)

مولف فیصلہ آسمانی سے اونکے عقائد کے متعلق چند سوال

جناب ابواحمد رحمانی صاحب سے درخواست ہے کہ مہربانی فرماکر سوالات ذیل کے جواب اندر ایک ماہ کے مطبوعہ شائع کرین - اور ایک خموشی مین ساری مصیبت سے چھٹکارا نہ حاصل کرین - ورنہ ہر ایک سمجھدار آدمی پر صاف ظاہر ہوجائیگا کہ ان کو احقاق حق منظور نہین صرف سلسلہ احمدیہ کے خلاف بدگمانی پھیلانا اور طرح طرح کی مغالطہ سازیون سے عوام کو دہوکے مین لانا انکا مذہب ہے - اور علانیہ اپنے عقیدہ کو ظاہر کرنیکی اخلاقی جرأت نہین رکھتے ہین - اور منافقانہ زندگی بسر کرتے ہین - اگر کسی دیگر صاحب نے جواب دیا تو وہ ہرگز قابل سماعت نہوگا - مولف نے ہر ایک احمدی کو مخاطب کیا ہے - اس وجہ سے ہی ہر ایک احمدی کے سوال کا جواب دینا اونکا فرض ہے - اگر ابواحمد صاحب نے بذات خود جواب عنایت نہین فرمایا تو مین سمجھونگا کہ مولف فیصلہ آسمانی صرف بے نام نشان ہی نہین بلکہ دلائل و براہین سے بھی مردہ ہے

لیھلک من ھلک عن بینۃ

۱ - اللہ تبارک وتعالے جسطرح خالق - مالک - رازق - رحمن - رحیم وغیرہ ہے اوسی طرح متکلم ہے یا نہین -

۲ - کیا فی زمانہ الہام الٰہی اور وحی الہامی منقطع ہوگئی ہے - اگر منقطع اور مسدود ہے تو اس کی دلیل از روے نص صریح کیا ہے -

۳ - قرآن پاک مین سچے اور جہوٹے مدعی وحی و الہام کی شناخت کا معیار کیا ہے - یا قرآن پاک نے مدعی وحی والہام کی سچائی کا کوئی معیار نہین بتایا - اور اس امر مین لوگون کو تاریکی مین چھوڑ دیا ہے

۴ - مسیح موعود علیہ السلام امتی ہوگا یا نبی از روے حدیث بیان فرمادین -

۵ - مسیح موعود علیہ السلام صاحب الہام و وحی ہوگا - یا نہین از روے حدیث شریف بیان فرماوین

مسیح موعود علیہ السلام کے آنیکی خبر جو حدیث شریف مین ہے آپ اسکے صحیح و معرحق ہونے پر ایمان لاتے ہین یا نہین

نمبر ۷ حضرت عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آج تک جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر زندہ ہونے
کیا آپ بھی قائل ہیں۔ اگر قائل ہیں تو حضرت عیسی علیہ السلام کے جسم خاکی کے ساتھ زندہ فلک
چہارم پر جانے اور اسی جسم خاکی کے ساتھ آسمان ہی سے آنے کی کم از کم ایک ہی آیت قرآنی
اور ایک ہی حدیث صحیح پیش کیجئے اور عوام کے سمجھنے کے لیے ٹھیک ٹھیک لفظی ترجمہ بلا کم و کاست
ساتھ ساتھ شائع کیجئے۔ اگر آپ کے مولوی ابراہیم سیالکوٹی یا مولوی ثناء اللہ صاحب نے
کوئی ایسی آیت و حدیث آپ کو دکھائی اور سمجھائی ہو تو آپ کو پیش کرنے میں ابھی تامل کی

نمبر ۸ زید افضل الرسل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آج تک فلک پنجم پر جسم عنصری کے ساتھ
زندہ مانتا ہے اور کہتا ہے کہ آنجناب کا وفات نہیں ہوا۔ اور آپ مدینہ منورہ میں مدفون
نہیں بلکہ حضرت عیسی علیہ السلام کے ہی ایک طبق اوپر فلک پنجم پر جلوہ افروز ہیں۔ علاوہ
دیگر دلائل وغیرہ کے حضرت عمر کا یہ قول کہ جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات
شدہ کہیگا میں تلوار سے قتل کر دونگا۔ پیش کر کے حیات کا قرینہ پیش کرتا ہے۔ اب میں زید کا ہمنوا
ہوں۔ کفر کے فتوے سے ڈرتا ہوں نہیں مانتا اور جس دلیل کو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مدفون یثرب کے وفات کیلئے پیش کرتا ہوں اسی دلیل سے وہ حضرت عیسی علیہ السلام
کی وفات ثابت کرتا ہے۔ اگر آپ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے دلائل
ہوں تو پیش کیجئے۔ مگر خوب سوچ اور سنبھل کر پیش کیجئیگا۔ کہیں ایسی دلیل نہ پیش کیجئیگا جسکے معنی پورے ہوں اور دکھانے پڑیں

نمبر ۹ کیا کسی آیت قرآنی یا حدیث صحیح میں لکھا ہوا کہ افضل الرسل خاتم النبیین صلی اللہ
علیہ وسلم کی امت مرحومہ میں کبھی کوئی شخص بنی اسرائیل کے بعض انبیاء سے بڑھکر نہیں ہوگا۔ اگر
کوئی آیت قرآنی و حدیث صحیح ہے تو پیش کیجئے۔

نمبر ۱۰ نجومی و رمال و جفار کی پیشگوئیوں اور نبی اللہ کی پیشگوئیوں میں فرق ہے یا نہیں۔ اگر
فرق ہے تو کیا ہے۔

نمبر ۱۱ ولی کامل یا مجدد ہونے کے علامات کیا ہیں۔

۱۳ ابو احمد - کیا آپ کا معروف نام نامی ہے جوکہ آپکے والدین نے تجویز فرمایا ہے - یہ آپکی کنیت شریف ہی - اگر آپ کی کنیت ہے تو آپکے والدین کا تجویز کردہ معروف نام کیا ہی - اور آپکا زاد بوم کہاں ہے اگر آپ اپنے دو پشت اعلیٰ کا نام بہی ظاہر فرمادین تو مین آپکا مشکور ہون گا کیا آپ نے اسکے پہلے کبہی کسی رسالہ یا کتاب مین (اگر آپ صاحب تالیف ہون) یا مردم شماری کے موقعہ پر اپنا نام ابو احمد لکہا یا لکہایا ہے - یا صرف احمدیون کی مخالفت یا غلام احمد پنجابی (انہ لہ ابی واحمی) کی عداوت کی وجہ سے اپنے نام (ابو .....) کا یہ نیا جون اختیار کیا ہے - بہر کیف آپ کو اپنا نام یا نیا لقب اختیار کرنے کا حق حاصل ہی - مگر ابتداءً آپکو کنیت (اگر کنیت ہے) کیساتھ معروف نام دینا یا دریافت کرنے پر بتادینا ضروری تہا - بعد کو اختیار تہا کہ صرف کنیت دیا کرتے - اسلئے بندہ آپ سے درخواست ہے کہ آپ مذکورہ باتون کا جواب عنایت کرین - اور اپنی پوزیشن کو مجہول سے معروف بنائین - فقط

جواب کا منتظر

خلیل احمد

تصحیح - رسالہ ہذا مین اکثر جگہ غلطی ہوگئی ہی - ناظرین اسکو درست کرلین حتی الوسع مین نے قلم سے بنا بہی دیا ہے -

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۶	لامقابل	مقابل	۳۱	۱۷	وکل بهم ملک الموت	وکل بهم ثم الی ربهم ترجعون
۱۱	۲۰	جہل مرکب	جہل مرکب کیسے کہتے ہیں	۳۳	۲۱	الارض	ادنی الارض
۱۶	۱۶	تیسری	تیسری شرط	۳۴	۱۷	احد	احدا
۲۰	″	اینما کنتم	این ما تکونوا	″	″	ارتضی بہ من الرسول	من ارتضی من رسول
۲۲	۸	اطلاح	اصلاح	″	۱۱	بہر	پر
۲۳	۲۱	تہا	تہا کہ خدا	۳۵	۴	جاو وحشم	جاہ وحشم
″	″	ڈالدے	ٹالدے	″	۱۳	تقسیم	تقسیم منسوخ
۲۴	۶	کو	کوئی	″	۱۵	جاے	جائیگی
″	۱۴	کرلنے	ہونے	۳۷	۵	منہ الیمین	منہ بالیمین
۲۶	۱	حضرت	حضرت مسیح	۳۸	۱۴	مین	مین نہین
۲۹	″	بہی	یہ بہی	۴۵	۱	نعدی	تحدی
″	۲۱	اعتراض	اعتراض ہی	۲۹	۱۱	حصہ اول	حصہ دوم

تمت